خُدا کی بات
پال ارنسٹ

خدا کی بات

مصنّف
پال ارنسٹ

مؤلّف
فادر عیمانوئیل عاصی

ناشر
•
کرائسٹ دی کنگ کمپنی کراچی

ناشر :- کرائسٹ دی کنگ سیمینری کراچی

کتابت :- منور قریشی

مطبع :- احباب پرنٹرز لیاقت آباد۔ کراچی

باراول :- اپریل ۱۹۸۶ء

تعداد :- ایک ہزار

انتساب

میں اپنی اِس کتاب کو

ریورینڈ فادر ایگزوپیئر او۔ بی

کے نام

منسُوب کرتا ہُوں۔

فہرست

ہلالی حروف

خدا کرے بات ہو اور علامہ پال ارنسٹ کا قلم، اس سے زیادہ حسین اور خوش کن اتفاق اور کیا ہو گا؟ یہ کتاب پڑھنے والا کسی نہ کسی موڑ پر ضرور یہ سوچے گا کہ علامہ پال نے اتنی حکمت و فہم کہاں سے پائی؟ کیا یہ ہماری ہی طرح کا انسان نہیں اور اُس نے اُسی ماحول میں پرورش نہیں پائی جس میں ہم جی رہے ہیں؟ ہو سکتا ہے کسی کو ٹھوکر بھی لگے۔ تاہم ایک بات میں وثوق سے کہوں گا کہ قاری اس کتاب کے مصنف کی عظمت کو یقیناً تسلیم کرے گا اور دل و جان سے کرے گا۔

عالم وہ شخص ہے جس کے علم سے پوری دُنیا روشن ہو جس سے ہر کوئی استفادہ کرے مثلاً فیض احمد فیض ایسے عالم ہیں جن

کی ایک دُنیا معترف ہے۔ یوں تو مولانا کوثر نیازی بھی بڑے پائے کے ادیب ہیں۔ صحافی، دانشور اور سیاستدان بھی ہیں۔ لیکن تعصب کی عینک جو اُنہوں نے چہرے پر سجا رکھی ہے اُس نے مولانا کو نہ صرف عالمِ اسلام بلکہ پاکستان سے بھی صرف ایک محدود دائرے میں جکڑ رکھا ہے۔

میں اُس شخص کو دانشور ماننے سے انکار کرتا ہوں جو دوسرے مذاہب پر کیچڑ اُچھالے۔ جس کی تصانیف سے تعصب اور نفرت کی بو آتی ہے۔ عالم تو وہ ہے جس سے غیر اقوام بھی مستفیض ہو سکیں جو غیروں کو بھی اپنا سمجھے اور کمزوروں پر ہتھوڑے نہ برسائے۔

علامہ پال بھی فیض احمد فیض، رئیس امروہوی، جوش ملیح آبادی اور ڈاکٹر ابو اللیث صدیقی کی طرح وہ عالم ہیں جنہیں ہر مذہب اور عقیدہ رکھنے والا شخص تسلیم کرتا ہے۔ اور ان کی [illegible] اُن کی قدر کرتا ہے۔

اس کتاب میں علامہ پال نے دو بڑے مسائل پر طویل بحث کی ہے۔ یہ مسائل دراصل مسیحی دُنیا کے مسائل نہیں ہیں۔ بلکہ انہیں زبردستی اُن پر ٹھونسا جاتا ہے۔

پہلا مسئلہ یہ ہے کہ کچھ لوگوں کے نزدیک بائبل منسوخ ہو گئی ہے۔ علامہ نے توریت، زبور اور دیگر مُقدس کتابوں سے ثبوت فراہم کئے ہیں کہ بائبل نہ منسوخ ہوئی ہے اور نہ ہو سکتی ہے۔ بائبل خُدا کو واحد خالق و مالک اور نجات دہندہ، روزِ اوّل سے تسلیم کرتی آئی ہے اور آج بھی اسی ایمان کی مظہر ہے

کوہ سینا پر موصول شدہ دس احکام آج بھی لاکھوں مطیعین ہر نسل کی پیشگوئی بدستور قائم اور راست ہے

علامہ نے خوبصورت انداز میں تحقیق کی ہے۔ کہ بائبل کبھی بھی منسوخ نہیں ہو سکتی۔ انسان کی کیا مجال کہ وہ کلام خُداوندی کی تنسیخ کرے۔

دوسرا مسئلہ جس کا ڈھنڈورا پیٹا جاتا ہے۔ یہ ہے کہ بائبل مُقدس میں تبدیلی آ گئی ہے۔ اس مسئلے کی حیثیت محض ایک افواہ سے زیادہ نہیں۔ تبدیلی کہاں اور کیسے؟ پہلی صدی کے مسیحی ایک خُدا پر یقین رکھتے تھے۔ ابراہیم، موسیٰ، الیاس اور دوسرے نبیوں کو خُدا کے پیغمبر سمجھتے تھے۔

یسُوع مسیح کا رشتہ خُدا کے ساتھ بہت گہرا ہے۔ جسطرح ایک باپ اور بیٹے کا ہوتا ہے، ایک مالک اور غلام کا نہیں۔

اس کے علاوہ پُرانا عہدنامہ مسیحا کے بارے میں بہت سی معلومات رکھتا ہے جو یسُوع میں پوری ہوئیں۔ یسُوع پنطوس پیلاطوس کے عہد میں مصلوب ہوا۔ اور پھر جی اُٹھا اور خُدا کے جلال میں شریک ہو گیا۔

یہ سچائیاں پہلی صدی کے مسیحی مانتے تھے اور آج بھی دُنیا بھر کے مسیحی انہی سچائیوں پر وفاداری سے پابند ہیں تبدیلی پیدا کرنے کی نہ گنجائش ہے نا ضرورت یہ مسئلہ دراصل اسلیئے پیش آتا ہے کیونکہ خُدا کے ظہور اور اُس کی مرضی کا ہم تک پہنچنے کا تصوّر اور عقیدہ ہمارے ہاں دوسروں سے مختلف ہے۔

علامہ پال کو اس موضوع پر اتنے گہرے مطالعے کا مظاہرہ کرنے پر ڈاکٹر کا خطاب ملنا چاہیئے۔

زیادہ دُور جانے کی ضرورت نہیں۔ صرف ورق اُلٹیے اور فہرست پر ایک نظر ڈالیئے اور دیکھیئے کہ علامہ کا مطالعہ کس قدر وسیع ہے۔

قدیم اور یونانی نسخہ جات، قمران کے بارے میں انکشافات قدیم تراجم، سامری توریت، رسولی روایات ایسے موضوع ہیں جن کا مطالعہ بڑے علماء کے لئے بھی آئینہ ثابت ہوگا۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا۔

تنقید کی تعریف، متن اور اقسام کے بارے میں پڑھیئے بیہوہ ایلوہیم، ثانوی شریعت اور کہانت کی روایات پڑھ کر چودہ طبق روشن ہونے کے امکانات ہیں۔

اس میدان میں علامہ پال کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔

علامہ کی یہ کتاب دراصل اُن کی اس موضوع پر لکھی ہوئی کتب کی تیسری جلد ہے۔ خُدا کی کتاب، خُدا کی زبان اور خُدا کی بات یہ تینوں جلدیں بہت جلد کرائسٹ دی کنگ سیمنری کی اُن کتابوں میں شمار ہونے لگی ہیں۔ جن کے مطالعہ کے بغیر ایک طالب علم کا علم ادھورا ہوگا۔

یہ کتاب نہ صرف علوم میں اضافہ کریگی بلکہ بہت سے لوگ جو بائیبل پر لگنے والے طرح طرح کے الزامات سُن کر گھبرا جاتے ہیں بڑی تقویت پائیں گے۔ ناظرین سے میری گزارش ہے کہ اس

کتاب کا تعارف دوسرے اصحاب سے بھی کرائیں۔

علامہ پال نے قوم کی اور مذہب کی جس سخاوت سے خدمت کی یہ وہ قابلِ تحسین ہے۔

"صادق کی زبان صاف شدہ چاندی ہے
لیکن شریروں کے دل بے قدر ہیں" (امثال ۱۰ : ۲۰)

فادر پرویز عمانوئیل
کرائسٹ دی کنگ سیمنری کراچی
۴ دسمبر ۱۹۸۵ء

مؤلف کی بات

مقدسہ مریم کی عقیدت میں علامہ پال ارنسٹ کی کنواری سے پیدائش اور پُر فضل کنواری جیسی دو عظیم اور عالمانہ کتابوں کی تالیف کے بعد میں انہی کے مسودات کے ایک اور وسیع اور ضخیم حصّہ کو ہاتھ لگانے کی جسارت کر رہا ہوں یہ مسودات بائبل کے متعلق ہیں، اور اس میں تین کتابیں شامل ہیں۔

علامہ پال ارنسٹ کی دو کتابیں تالیف کرنے کے بعد بھی میرے وہی جذبات ہیں کہ اتنے بڑے جید، مُعتبر و مستند عالم و مفکر کی کتابیں تالیف کرنا اتنا آسان نہیں جتنا بظاہر دکھائی دیتا ہے آپ اِسے مبالغہ آرائی سمجھیں یا میرا احساسِ کمتری!!! میں کہنا یہ چاہتا ہوں کہ علامہ پال ارنسٹ علم الہیات کے سمندر ہیں وسیع وعمیق

دُرِّ گراں۔ انہیں پیرا بندی میں بند کرنا بحرِ بیکراں کے ساحل بنانا ہے ـــــ اُن کا نہ ربط ٹوٹتا ہے نہ خیالات کا سلسلہ ہی بکھرتا ہے اُن کی تحریر میں انتہا درجہ کی ادبی وحدت اور خیالات کی یگانگت ہے۔ لیکن پھر بھی میں نے قارئین کی سہولت کے لئے کتاب کی تزئین اور تحریر کو جاذبِ نظر بنانے کیلئے پیرا بندی کی ہے۔ اور ہر دوسرے یا تیسرے صفحہ پر موضوع دیا ہے۔ ڈر صرف یہ ہے کہ یہ ادبی احسان کی بجائے ناانصافی تصور نہ کی جائے اور علامہ پال ارنسٹ صاحب کہہ دیں۔

مجھ پہ جو احسان نہ کرتے تو یہ احساں ہوتا

اپنے مشاہیر، مفکرین، علما کی عزت کرنے والی قوموں کی تاریخ عزت سے یاد کرتی ہے۔ علامہ پال ارنسٹ کے جیتے جی مسیحی قوم اُن پر جتنا بھی فخر کرے کم ہوگا اور انہیں جتنی بھی عقیدت دکھائے ادھوری ہوگی علامہ پال ارنسٹ بیسویں صدی میں خدا کی طرف سے ہمارے لئے "انمول فضل" ہیں۔ وہ پاکستان کی کلیسیا کی تاریخ کے تاج میں الٰہی رحمتوں کا مجموعہ اور نایاب گوہر ہیں۔

پاکستان میں علامہ پال ارنسٹ کے پلّہ اور معیار علم الہیات علم بائبل اور مسیحی تعلیمات کا کوئی ایسا عالم اور مفکر ابھی تک پیدا نہیں ہُوا جس نے یہ مقام خُداداد بخششوں اور اپنی محنت سے پایا ہو جس نے کسی سیمنری ادارہ یا تنظیم کی حوصلہ افزائی اور مالی سرپرستی و معاونت کے بغیر جس نے بیرونِ ملک گئے بغیر، وظیفہ کی کثیر رقوم کو

خرچے بغیر، عالمی شہرت یافتہ اساتذہ کی قیادت کے بغیر، علما میں اتنا بلند مقام و معیار پایا ہو وہ خالصاً مومنین میں سے ہیں اور اپنی نوعیت کے واحد ثقافت میں رنگے ہوئے عالم و مفکر ہیں۔

میں نہ جذبات میں مہکا ہوا باتیں کر رہا ہوں اور نہ طرف داری کی گرفت میں ہوں۔ میں بخوبی سمجھتا پرکھتا اور جانتا ہوں کہ کیا کہہ رہا ہوں۔ میں تو صرف زبانِ خلق کو الفاظ دے رہا ہوں اور نقارہ خُدا کی ترجمانی کر رہا ہوں آج تک پاکستان کے کیتھولک اور پراٹسٹنٹ کلیسیائی حلقوں میں کوئی مومن اپنی مدد آپ کے تحت اس درجہ تک نہیں پہنچا جہاں علامہ پال ارنسٹ پہنچ چکے ہیں میں جانتا ہوں کیا کہہ رہا ہوں اُن میں خُدا کی حکمت ہے۔ یونیورسٹی کا لیبل یا ڈاکٹریٹ کا لبادہ نہیں۔ پندرہ بیس زبانوں کے ماہر درجنوں کتابوں کا مصنف۔ [illegible]
اعزازات سے مزین پھر بھی مٹی کے برتنوں میں خزانہ (۲ قرنتیوں ۴:۷) حد درجہ کی سادگی اور چہرے سے کمال کی روحانیت اور گفتگو میں عِلم ہی علم۔ قہقہے ہی قہقہے۔ پھول گرتے ہیں جب منہ کھولتے ہیں۔ اور حِکمت بکھرتی ہے جب قلم جُنبش کرتا ہے۔

بائیبل مُقدس سے متعلق خُدا کی کتاب۔ خُدا کی زبان اور خُدا کی بات تین کتابیں علامہ پال ارنسٹ کے عِلم کا خزانہ اور ایمان کا مظہر ہیں میری اس محنت کا اس سے بڑا جبر و عوضانہ اور کیا ہو سکتا ہے کہ ان کتابوں کی تالیف کے بہانے

مجھے علامہ پال ارنسٹ کی رفاقت نصیب ہوئی۔ مندرجہ بالا میری باتیں کہاں تک حقیقی اور سچی ہیں آپ تینوں کتابیں پڑھ کر فیصلہ کرنا ____

فادر عمانوئیل عاصی
کرائسٹ دی کِنگ سیمنری کراچی

مُصنّف کے قلم سے

خُدا کی بات اصلیت بائبل مُقدّس کی تیسری کتاب ہے۔ اس میں تین باب ہیں جن میں بائبل کو دائم قائم ثابت کیا گیا ہے۔ پہلا باب عدمِ تنسیخ بائبل کے بارے میں ہے۔ اس میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ بائبل نہ منسوخ ہوئی ہے اور نہ ہو سکتی ہے۔ خُدا کا کلام اور اُس کی بات ابد تک قائم رہتی ہے۔ اُس نے اپنی کتابیں منسوخ ہوتی رہنے کے لئے نہیں بھیجیں بلکہ قائم رہنے کے لئے بھیجی ہوئی ہیں۔ دوسرے باب میں اس بات کا بیان کیا گیا ہے کہ بائبل مُقدّس کا متن جیسا ملہمین کے ہاتھوں سے نکلا تھا۔ اور انبیا کے ہاتھوں میں رہا اب بھی بالکل ویسا ہی ہے۔ یعنی اس باب میں عدمِ تحریفِ بائبل ثابت کی گئی ہے۔

خُدا نے اپنی کتاب بنی نوعِ انسان کی ہدایت اور نجات کیلئے دی ہوئی ہے۔ اس لئے اس کے تبدیل ہو جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ انسانوں کی ہدایت اور نجات کی خاطر خُدا اپنی کتاب کی ہمیشہ حفاظت کرتا رہا ہے اور جب تک انسان کو ہدایت اور نجات کی ضرورت ہے تب تک اس کی حفاظت کرتا رہے گا۔ انسان زمین پر دُنیا کے آخر تک موجود رہیں گے اور اُنہیں دُنیا کے آخر تک ہدایت اور نجات کی ضرورت رہے گی اور ہدایت اور نجات کی ضرورت کو پورا کرنے والی کتاب کی بھی ضرورت رہے گی۔ لہٰذا خُدا اپنی کتاب کی قیامت تک حفاظت کرتا رہے گا جو لوگ اِسے منسوخ اور مُحرّف قرار دیتے ہیں۔ وہ اسے تحقیق کی بنا پر منسوخ اور مُحرّف قرار نہیں دیتے بلکہ ضرورت کے ماتحت منسوخ اور مُحرّف قرار دیتے ہیں تاکہ اسے منسوخ اور مُحرّف قرار دینے سے اُنکے مذہب کے لئے جگہ بنے۔

آریہ سماجی ہندو بھی ویدوں کے مذہب کے لئے جگہ بنانا چاہتے ہیں اس لئے وہ بائبل کی سخت مخالفت اور توہین کرتے ہیں انگریزی راج کے وقت اُنہوں نے ایک کتابچہ شائع کیا جس کا عنوان "بائبل کا جنازہ" تھا۔ سلطان القلم اکبر مسیح صاحب مرحوم نے اسکے جواب میں جو کتابچہ شائع کیا اُس کا عنوان "زندہ جاوید بائیبل یا وید" تھا۔ انہوں نے اس میں ثابت کیا کہ ہمیشہ زندہ رہنے والی کتاب بائیبل ہے۔ ویدوں کو کس نے دیکھا ہے اور کون دیکھتا ہے وید تو مردہ تولّد ہوئے اور انکے پیدا ہوتے ہی ان کا جنازہ اُٹھ گیا۔ ایسی مردہ

اور پوشیدہ کتابوں کو بائیبل کے مقابلے میں لاتے ہو۔ چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک۔

تیسرا باب بائیبل کی تنقیدِ اعلےٰ اور تنقیدِ ادنےٰ کے بارے میں ہے۔ اس میں صرف یہ بیان کیا گیا ہے کہ تنقیدِ اعلےٰ اور تنقیدِ ادنےٰ ہوتی کیا ہیں۔ اور اُن کا نتیجہ کیا ہے یعنی ان سے بائیبل کیسے ثابت ہوئی ہے۔ تنقیدِ اعلےٰ بائیبل کی کتابوں کے بارے میں وہ تنقید ہے جس سے یہ معلوم کیا جاتا ہے کہ بائیبل کی کسی کتاب کو کس نے لکھا کب لکھا کہاں لکھا کیوں لکھا اور کیا لکھا یعنی جو کچھ لکھا اُس کی کیفیت اور حقیقت کیا ہے اس تنقید سے یہ ثابت ہوا ہے کہ بائیبل کی کتابیں ملہمین یا انبیاء ہی کی لکھی ہوئی ہیں اور اُن کی تعلیم نہایت اعلےٰ پایہ کی ہے۔ جس زمانے میں یہ کتابیں لکھی گئی تھیں۔ اگر اُس وقت کے دیگر اقوام کے مذاہب کو دیکھا جائے تو یہ کہنا بالکل راست ہے۔ کہ وہ بائیبل کے مذہب کے مقابلے میں پاتال ہیں اور بائیبل اُنکے مقابلے میں فلک الافلاک ہے۔

تنقیدِ ادنےٰ یا تنقیدِ متن کے بارے میں ہمارے بہادروں نے بڑی جانفشانی اور جان ماری کی ہے اور اس تنقید سے یہ نتیجہ نکلا ہے کہ قدیم زمانے کی کتابوں میں سے بائیبل کا متن اوّل درجے کا محفوظ متن ہے

خدا "خدا کی بات" کے ناظرین کو اپنا فضل اور اپنی روشنی بخشے تاکہ وہ بائیبل مقدس کی حقیقت سے کما حقہٗ واقف ہو جائیں

اور جو اس کے معتقد نہیں ہیں وہ اس پر ایمان لائیں اور جو اس کے معتقد ہیں وہ اس پر ہمیشہ مضبوط ایمان رکھیں۔ آمین۔

پال ارنسٹ
خوش پور چک نمبر ۱۵ گ ب
ضلع فیصل آباد
مورخہ ۲۸ جولائی ۱۹۸۴ء م

بابِ اوّل :-

بائبل مُقدّس منسُوخ نہیں ہوئی

سابقہ کتابِ مقدّس کی تنسیخ کا علم :-

منسوخ ہونے یا تنسیخ کے معنی ردّ ہونا۔ ہٹا دیا جانا اور کسی قانون یا کتاب کو ہٹا دینا یا ردّ کر دینا ہے اور ناسخ کا معنی منسوخ کرنے والا۔ ردّ کرنے والا یا ہٹا دینے والا ہے۔ بائبلِ مقدّس منسوخ نہیں ہوئی کا اصطلاحی سرنامہ عدمِ تنسیخِ بائبلِ مقدّس ہے۔ عدم کا معنی نہ ہونا ہے پس عدمِ تنسیخِ بائبل مقدّس کا مطلب بائبلِ مقدّس کا منسوخ نہ ہونا ہے جو دوسرے لفظوں میں یہی ہے کہ بائبل مقدّس منسوخ نہیں ہوئی۔

ہمارے مُسلم بھائی کہتے ہیں کہ خُدا نے پہلے توریت دی پھر اُسے

منسوخ کر کے اُس کی جگہ زبور دیا اور پھر اسے بھی منسوخ کر دیا اور اسکی جگہ انجیل دی اور پھر انجیل بھی منسوخ کر دی اور اُس کی جگہ قرآن دیا۔ قرآن کے آنے سے توریت زبور اور انجیل تینوں منسوخ ہو گئیں لیکن یہ دعویٰ قرآن اور حقیقت کے خلاف ہے۔ قرآن میں یہ کہیں نہیں بیان کیا گیا کہ زبور نے توریت کو منسوخ کیا۔ انجیل نے زبور کو منسوخ کیا اور قرآن نے انجیل کو منسوخ کیا اور نہ اس میں کہیں یہ لکھا ہے کہ قرآن نے توریت زبور اور انجیل کو منسوخ کیا۔ قرآن مجید میں ایک دفعہ بھی قرآن کو سابقہ کتبِ مقدسہ کا ناسخ نہیں کہا گیا۔ بلکہ جا بجا ان کا مُصدِق کہا گیا ہے پس قرآن مجید کی رُو سے قرآن سابقہ کتبِ مقدسہ کا ناسخ نہیں بلکہ اُن کا مُصدّق ہے اور سابقہ کتبِ مقدسہ کے منسوخ ہو جانے کا دعویٰ قرآن مجید کے خلاف اور [illegible] ہے۔

زبُور توریت کا ناسخ نہیں :-

بائبل مُقدّس کی رُو سے زبور توریت کا ناسخ نہیں بلکہ مُصدِّق ہے۔ ملاحظہ ہو "مبارک ہے وہ آدمی جو شریروں کی صلاح پر نہیں چلتا اور خطاکاروں کی راہ میں کھڑا نہیں ہوتا وہ ٹھٹھا بازوں کی مجلس میں نہیں بیٹھتا بلکہ خُداوند کی شریعت میں اُس کی خوشنودی ہے"۔ زبور ۱: ۱-۲ عبرانی میں شریعت کے لئے لفظ توراۃ ہے اور اس کے معنی تعلیم شریعت توراہ حکم قانون آئین اور طریقہ ہیں اور اس کے اسمِ مصدر کا معنی ڈر جانا ہے اور خُداوند سے ڈرنے والے کا مطلب

خداوند کی فرمانبرداری اور اطاعت کرنے والا ہے۔

عبرانی زبان میں یہ لفظ توراہ ہے اور اس کے معنی شرع رسم اور قاعدہ ہیں۔ قرآن مجید میں اس کے لئے بھی عبرانی لفظ بار بار آیا ہے۔ قرآن مجید میں اس عبرانی لفظ کی صورت تورات ہے زبور شروع ہی توراہ یا شریعت کو ماننے کی تاکید سے ہوتا ہے اور اس کی تصدیق کی گئی ہے۔ جو آدمی توراہ یا شریعت پر عمل کرتا ہے وہ مبارک ہے۔ اس کی خوشنودی خداوند کی شریعت میں ہے نہ کہ خداوند کی شریعت کو رد کرنے اُسے ہٹا دینے اور منسوخ کرنے میں ہے۔

زبور میں توراہ کا اس طرح کا ماننا آیا ہے کہ "اُس کی شریعت پر اُس کا دن رات دھیان رہتا ہے۔" زبور ۱ : ۲ "خداوند کی شریعت کامل ہے وہ جان کو بحال کرتی ہے۔ خداوند کی شہادت برحق ہے ناداں کو دانش بخشتی ہے۔ خداوند کے قوانین راست ہیں وہ دل کو فرحت پہنچاتے ہیں۔ خداوند کا حکم بے عیب ہے وہ آنکھوں کو روشن کرتا ہے۔ خداوند کا خوف پاک ہے وہ ابد تک قائم رہتا ہے۔ خداوند کے احکام برحق اور بالکل راست ہیں۔ وہ سونے سے بلکہ بہت کُندن سے زیادہ پسندیدہ ہیں۔ وہ شہد سے بلکہ چھتے کے ٹپکوں سے بھی شیریں ہیں نیز اُن سے تیرے بندے کو آگاہی ملتی ہے اُنکو ماننے کا اجر بڑا ہے" زبور ۱۸(۱۹) : ۸ - ۱۲ (۷ : ۱۱)۔

نوٹ :-

زبور ۱۸(۱۹) کا مطلب ہے سیپٹوا جنٹ میں زبور ۱۸ عبرانی میں

زبور ۱۹ یا کیتھولک اردو بائبل میں زبور ۱۸ پراٹسٹنٹ بائبل میں زبور ۱۹ - اور آیات ۸ : ۱۲ (۷ - ۱۱) کا مطلب ہے کیتھولک بائبل میں آیات ۸ - ۱۲ پراٹسٹنٹ بائبل میں آیات ۷ - ۱۱ کیونکہ کیتھولک بائبل میں بہت دفعہ زبوروں کے سرناموں کو پہلی آیت شمار کر لیا گیا ہے لیکن پراٹسٹنٹ بائبل میں سرنامے کو پہلی آیت شمار نہیں کیا گیا۔

"اُس کے خدا کی شریعت اُسکے دل میں ہے وہ اپنی روش میں پھسلے گا نہیں۔" زبور ۳۶ (۳۷) : ۳۱ "اے میرے خدا! میری خوشی تیری مرضی پوری کرنے میں ہے بلکہ تیری شریعت میرے دل میں ہے۔" زبور ۳۹ (۴۰) : ۹ (۸) "اے میرے لوگو! میری شریعت کو سنو" زبور ۷۷ (۷۸) : ۱ "اُس نے یعقوب میں ایک شہادت قائم کی اور اسرائیل میں شریعت مقرر کی" زبور ۷۷ (۷۸) : ۵ "اگر اُس کے فرزند میری شریعت ترک کردیں اور میرے احکام پر نہ چلیں اگر وہ میرے آئین کو توڑیں اور میرے فرمان کو نہ مانیں۔ تو میں اُنکو چھڑی سے خطا کی اور کوڑوں سے بدکاری کی سزا دوں گا۔" زبور ۸۸ (۸۹) : ۳۱ - ۳۲ (۳۰ - ۳۲) "اے خداوند! مبارک ہے وہ آدمی جسے تو تنبیہ کرتا اور اپنی شریعت کی تعلیم دیتا ہے" زبور ۹۳ (۹۴) : ۱۲ "اُس نے اُنکو قوموں کے ملک دیئے اور اُنہوں نے اُمتوں کی محنت کے پھل پر قبضہ کیا۔ تاکہ وہ اُس کے آئین پر چلیں اور اُس کی شریعت کو مانیں" زبور ۱۰۴ (۱۰۵) : ۴۴ - ۴۵۔

"مبارک ہیں وہ جو کامل رفتار ہیں جو خداوند کی شریعت پر عمل کرتے ہیں" زبور ۱۱۸ (۱۱۹) : ۱ "میری آنکھیں کھول دے تاکہ میں تیری

شریعت کے عجائب دیکھوں" زبور ۱۱۸ (۱۱۹): ۱۸ "جھوٹ کی راہ سے
مجھے دُور رکھ اور مجھے اپنی شریعت عنایت فرما" زبور ۱۱۸ (۱۱۹): ۲۹
"مجھے فہم عطا کر تو میں تیری شریعت پر چلوں گا بلکہ میں پورے دل سے
اُس کو مانوں گا" زبور ۱۱۸ (۱۱۹): ۳۴ "مغروروں نے مجھے بہت ٹھٹھوں
میں اُڑایا تو بھی میں نے تیری شریعت سے کنارہ نہیں کیا" زبور ۱۱۸ (۱۱۹)
۵۱ "اُن شریروں کے سبب سے جو تیری شریعت کو ترک کرتے ہیں
میں سخت طیش میں آگیا ہوں" زبور ۱۱۸ (۱۱۹): ۵۲ "رات کو میں
تیرا نام یاد کرتا ہوں۔ اَے خُداوند! اور تیری شریعت پر عمل کرتا ہوں"
زبور ۱۱۸ (۱۱۹): ۵۵ "شریروں کی رسیوں نے مجھے جکڑ لیا پر میں تیری
شریعت کو نہیں بھولا" زبور ۱۱۸ (۱۱۹): ۶۱ "میری جان ہمیشہ ہتھیلی
پر ہے تو بھی میں تیری شریعت کو نہیں بھولتا" زبور ۱۱۸ (۱۱۹): ۱۰۹
"اُن کا دل چربی کی مانند فربہ ہو گیا ہے مگر میں تیری شریعت سے [illegible]
پاتا ہوں" زبور ۱۱۸ (۱۱۹): ۷۰ "تیرے منہ کی شریعت میرے لئے
سونے چاندی کے ہزاروں سکّوں سے بہتر ہے" زبور ۱۱۸ (۱۱۹)
: ۷۲۔

"تیری شریعت میری خوشنودی ہے" زبور ۱۱۸ (۱۱۹): ۷۷ "اَے
خُداوند! میں تیری بات کا مشتاق رہا ہوں اور تیری شریعت میری
خوشنودی ہے" زبور ۱۱۸ (۱۱۹): ۱۷۴ "مغروروں نے جو تیری شریعت کی
پیروی نہیں کرتے میرے لئے گڑھے کھودے ہیں" زبور ۱۱۸ (۱۱۹): ۸۵ "اگر
تیری شریعت میری خوشنودی نہ ہوتی تو میں اپنی مصیبت میں ہلاک
ہو جاتا۔ میں تیرے قوانین کو کبھی نہیں بھولوں گا کیونکہ تُو نے اُن ہی

کے وسیلے سے مجھے زندہ کیا ہے" زبور ۱۱۸ (۱۱۹): ۹۲ : ۹۳ "آہ!
میں تیری شریعت سے کیسی محبّت رکھتا ہوں مجھے دن بھر اُسی
کا دھیان رہتا ہے" زبور ۱۱۸ (۱۱۹): ۹۷ "مجھے دو دلوں سے نفرت
ہے پر تیری شریعت سے محبّت رکھتا ہوں" زبور ۱۱۸ (۱۱۹):
۱۱۳ مجھے جھوٹ سے نفرت اور کراہیت ہے لیکن تیری شریعت سے
محبّت ہے" زبور ۱۱۸ (۱۱۹): ۱۶۳

"میں نے ہر بُری راہ سے اپنے قدم روک رکھے ہیں تاکہ تیری
شریعت پر عمل کروں" زبور ۱۱۸ (۱۱۹): ۱۰۱ "اب وقت آگیا ہے کہ
خُداوند کام کرے کیونکہ اُنہوں نے تیری شریعت کو باطل کر دیا ہے
اس لئے میں تیرے فرمان کو سونے سے بلکہ کُندن سے بھی زیادہ
عزیز رکھتا ہوں اس لئے میں تیرے سب قوانین کو برحق جانتا ہوں
اور ہر جھوٹی راہ سے مجھے نفرت ہے" زبور ۱۱۸ (۱۱۹): ۱۲۶-۱۲۸
"میری آنکھوں سے پانی کے چشمے جاری ہیں کیونکہ لوگ تیری
شریعت کو نہیں مانتے" زبور ۱۱۸ (۱۱۹): ۱۳۶ "تیری صداقت
ابدی صداقت ہے۔ اور تیری شریعت برحق ہے" زبور ۱۱۸ (۱۱۹)
: ۱۴۲ "میرے ستانے والے بدی کے خیال سے نزدیک آتے ہیں
وہ تیری شریعت سے دُور" زبور ۱۱۸ (۱۱۹): ۱۵۰ "میری مصیبت کا
خیال کر اور مجھے چھڑا کیونکہ میں تیری شریعت کو نہیں بھولتا" زبور ۱۱۸
(۱۱۹): ۱۵۲ "تیری شریعت سے محبّت رکھنے والے مطمئن ہیں اُن
کے لئے ٹھوکر کھانے کا کوئی موقع نہیں" زبور ۱۱۸ (۱۱۹): ۱۶۵ "
پس زبور توریت یا شریعت کو منسوخ نہیں کرتا بلکہ اُسکے ماننے

پر بڑا زور دیتا اور اُس کے ماننے کا حکم دیتا ہے۔

انجیل توریت اور زبور کو منسوخ نہیں کرتی :۔

انجیل بھی توریت اور زبور کو منسوخ نہیں کرتی بلکہ اُن کی مُصدِّق ہے اور اُنکے ماننے پر بڑا زور دیتی ہے ملاحظہ ہو" یہ نہ سمجھو کہ میں توریت یا انبیاء کو منسوخ کرنے آیا ہوں منسوخ کرنے نہیں بلکہ کامل کرنے آیا ہوں" متی ۵ : ۱۷ چونکہ خُداوند یسُوع مسیح پُرانے عہد نامے کی تنسیخ کے لئے نہیں آیا تھا بلکہ تکمیل کے لئے آیا تھا۔ اسی لئے انجیل توریت اور زبور کو منسوخ نہیں کرتی بلکہ اُن کا پورا اور صحیح مطلب بیان کرتی ہے اور یوں اُنکی تصدیق اور تکمیل کرتی ہے "یہ میری وہ باتیں ہیں جو میں نے تم سے اُس وقت کہی تھیں جب تمہارے ساتھ تھا کہ ضرور ہے کہ جتنی باتیں موسیٰ کی توریت اور نبیوں کے صحیفوں اور زبور میں میری بابت لکھی ہیں پوری ہوں" لوقا (۲۴ : ۴۴)۔

"اُس نے جواب میں اُن سے کہا کہ تم اپنی روایات سے خُدا کا حکم کیوں ٹال دیتے ہو۔ کیوں کہ خُدا نے فرمایا ہے کہ تُو اپنے باپ کی اور اپنی ماں کی عزت کر اور جو باپ یا ماں کو بُرا کہے وہ ضرور جان سے مارا جائے مگر تم کہتے ہو کہ جو کوئی باپ یا ماں سے کہے کہ جس چیز کا تجھے مجھ سے فائدہ پہنچ سکتا تھا وہ خُدا کی نذر ہو چکی ہے تو وہ اپنے ماں باپ کی عزت نہ کرے پس تم نے اپنی روایت سے خُدا کا کلام باطل کر دیا ہے۔ اے ریاکارو! اشعیا نے تمہارے

حق میں کیا خوب نبوت کی ہے کہ یہ لوگ زبان سے تو میری عزت کرتے ہیں۔ مگر ان کا دِل مجھ سے دُور ہے اور یہ بے فائدہ میری پرستش کرتے ہیں کیونکہ انسانی احکام کی تعلیم دیتے ہیں" متی ۱۵ : ۳ - ۹ "تم نے اپنی روایت سے خُدا کا کلام باطل کر دیا ہے۔" یعنی خُدا کا کلام ردّ کر دیا ہے ہٹا دیا ہے یا منسوخ کر دیا ہے "کتاب مُقدّس کا باطل ہونا ممکن نہیں" یوحنا ۱۰ : ۳۵ یعنی کتابِ مُقدّس کا ردّ ہونا یا ہٹایا جانا یا منسوخ ہونا ممکن نہیں۔

مُردوں کے جی اُٹھنے کے بارے میں اُس نے کتاب مُقدّس یعنی پُرانے عہدنامے کو پیش کیا کہ "تم گمراہ ہو کیونکہ تم نہ کتاب مُقدّس اور نہ خُدا کی قدرت کو جانتے ہو" متی ۲۲ : ۲۹ جب سردار کاہنوں اور فقیہوں نے لڑکوں کو ہیکل میں ابنِ داؤد کو ہوشعنا پکارتے دیکھا تو خفا ہو کر اُس سے کہنے لگے کہ "تُو سُنتا ہے کہ یہ کیا کہتے ہیں؟" متی ۲۱ : ۱۵ - ۱۶ تو اُس نے زبور کی یہ بات پیش کی کہ بچوں اور شیر خواروں کے مُنہ سے تُو نے حمد کو کامل کرایا۔ اُس وقت زبور ۸ : ۲ کی تعمیل ہو رہی تھی اور یوں وہ بات پوری ہو رہی تھی۔

ناصرت میں اُس نے اشعیا نبی کی کتاب کا ۶۱ : ۱ - ۲ پڑھا کہ "خُداوند روح مجھ پر ہے اس لئے کہ اُس نے مجھے غریبوں کو خوشخبری دینے کے لئے مسح کیا ہے اُس نے مجھے بھیجا ہے کہ قیدیوں کو رہائی اور اندھوں کو بینائی پانے کی خبر سُناؤں کچلے ہوؤں کو آزاد کروں اور خُداوند کے سالِ مقبول کی منادی کروں" لوقا ۴ : ۱۸ - ۱۹ پھر وہ اُن سے کہنے لگا کہ "آج یہ نوشتہ تمہارے سامنے پورا ہوا ہے" لوقا ۴ : ۲۱

یسوع نے سردار کاہنوں اور قوم کے بزرگوں سے اپنے بارے میں کہا کہ "کہ جس پتھر کو معماروں نے رد کر دیا ہے وہی کونے کے سرے کا پتھر ہو گیا ہے یہ خداوند کی طرف سے ہوا ہے اور ہماری نظروں میں عجیب ہے" متی ۲۱ : ۴۲ اُس نے مسیح کے بارے میں کہا کہ "داؤد روح کی ہدایت سے کیونکر اُسے خداوند کہتا ہے کہ خداوند نے میرے خداوند سے کہا کہ میری دہنی طرف بیٹھ جب تک میں تیرے دشمنوں کو تیرے پاؤں کے نیچے نہ کر دوں پس جب داؤد اُس کو خداوند کہتا ہے تو وہ اُس کا بیٹا کیونکر ٹھہرا" متی ۲۲ : ۴۲ - ۴۵ یعنی مسیح خدا کا بیٹا ہے داؤد کا تو وہ خداوند ہے" وہ نوشتے کہ یوں ہی ہونا ضرور ہے کیونکر پورے ہوں گے" متی ۲۶ : ۵۴ "یہ سب کچھ اس لئے ہوا ہے کہ نبیوں کے نوشتے پورے ہوں" متی ۲۶ : ۵۶ جب وہ صلیب پر تھا تو اس نے زبور کے نوشتوں میں زبور میں مرقوم دُعا مانگی کہ "اے میرے خدا ! اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا ہے متی ۲۷ : ۴۶

جس طرح زبور میں توریت کو ماننے کی ہدایت ہے کہ "تو نے اپنے قوانین دیئے تاکہ ہم دل لگا کر اُن کو مانیں" زبور ۱۱۹ : ۴ اسی طرح انجیل میں توریت کو اور سارے پرانے عہدنامے کو ماننے کی ہدایت دی گئی ہے "جو کچھ تم چاہتے ہو کہ آدمی تمہارے ساتھ کریں وہی تم بھی اُنکے ساتھ کرو کیونکہ توریت اور انبیا کے صحائف کا خلاصہ یہی ہے" متی ۷ : ۱۲ توریت اور صحائفِ انبیا کی تعلیم کا خلاصہ ماننے کی ہدایت کر کے وہ سارے پرانے عہدنامے کو قائم رکھتا ہے "فقیہ

اور فریسی موسیٰ کی گدّی پر بیٹھے ہیں پس جو کچھ وہ تمہیں بتائیں وہ سب کرو اور مانو" متی ۲۳ : ۲ - ۳ جو کچھ تمہیں وہ بحیثیت موسیٰ کی گدّی پر بیٹھنے والے ہونے کہ کہیں یعنی جو کچھ تمہیں وہ مرقومہ شریعت میں سے بتائیں وہ سب کچھ کرو اور مانو۔

پس وہ توریت کو منسوخ نہیں کرتا بلکہ اُسے قائم رکھتا ہے اور جس طرح توریت اور زبور کی کتابیں منسوخ نہیں ہوئیں اُسی طرح انجیل بھی منسوخ نہیں ہوئی اور نہ ہو سکتی ہے "آسمان اور زمین تو ٹل جائیں گے لیکن میری باتیں ہرگز نہیں ٹلیں گی" متی ۲۴ : ۳۵ "تم جا کر سب قوموں کو شاگرد بناؤ اور اُن کو باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام سے بپتسمہ دو اور اُن کو یہ تعلیم دو کہ اُن سب باتوں پر عمل کریں جن کا میں نے تمہیں حکم دیا ہے اور دیکھو میں دُنیا کے آخر تک ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں" متی ۲۸ : ۱۹ - ۲۱ پس انجیل کا مذہب دُنیا کے آخر تک کیلئے ہے لہٰذا انجیل نہ منسوخ ہوئی ہے اور نہ ہو سکتی ہے۔

مُقدّس کتابوں کی ایمانی اور اخلاقی تعلیم اور اُنکے تاریخی اور جغرافیائی بیانات ردّ نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ پائدار سچائی ہیں مقدس کتابوں میں ایمانی اخلاقی تاریخی اور جغرافیائی باتیں پائی جاتی ہیں اور ان کا ردّ ہونا یا منسوخ ہونا ناممکن ہے۔

ایمانی تعلیم کی سچائیاں پائدار ہیں :-

ایمانی تعلیم میں یہ سچائیاں سکھائی گئی ہیں کہ خُدا ہے خُدا

ایک ہے اور نیک ہے اور وہ کائنات کا خالق ہے۔ فرشتے ہیں بہشت ہے۔ دوزخ ہے۔ آخرت ہے۔ قیامت یا مُردوں کا جی اُٹھنا ہے اور قیامت کے روز عالمگیر عدالت کا ہونا ہے۔ کیا ان سچائیوں میں سے کوئی سچائی ردّ ہو سکتی ہے؟ توریت میں لکھا ہے کہ "ابتدا میں خُدا نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا" پیدائش ۱:۱ کیا توریت کی یہ سچائی منسوخ ہو گئی ہوئی ہے؟ کیا اب خُدا کو کائنات کا خالق نہیں ماننا چاہیئے نہیں یہ سچائی نہ منسوخ ہوئی ہے اور نہ ہو سکتی ہے اور ایمان کی باقی سچائیاں جو بیان کی گئی ہیں۔ اُن میں سے پہلی سچائی یہ ہے کہ خُدا ہے۔ کیا یہ سچائی منسوخ ہو گئی ہے اور اب یہ ماننا چاہیئے کہ خُدا نہیں ہے۔

ایک اور سچائی یہ ہے کہ خُدا ایک ہے۔ کیا اب یہ ماننا چاہیئے کہ خُدا ایک نہیں ہے [illegible] بلکہ بعض کثرت آلہ ماننا چاہیئے اسی طرح ایمان کی باقی سچائیاں بھی جو بیان کی گئی ہیں اُن کے منسوخ ہو جانے کا مطلب یہ ہے کہ خُدا نیک نہیں ہے فرشتے نہیں ہیں۔ بہشت نہیں ہے دوزخ نہیں ہے۔ آخرت نہیں ہے قیامت نہیں ہے اور عالمگیر عدالت یا روزِ جزا نہیں ہے ایمان منسوخ ہو گیا ہے اب کُفر ماننا چاہیئے مگر ایمانی سچائیاں منسوخ کر کے اُن کی جگہ کُفر قائم نہیں کیا جا سکتا۔ ایمانی تعلیم کوئی بعد میں آنے والی کتاب قطعاً ردّ اور منسوخ نہیں کر سکتی کیونکہ ایمان کی بجائے کُفر اور سچائی کی بجائے جھوٹ نہیں رکھا جا سکتا۔

اخلاقی تعلیم بے حد راست ہے :۔

اخلاقی تعلیم یہ ہے کہ نیکی کرو اور بدی نہ کرو۔ کیا یہ تعلیم منسوخ ہو گئی ہے؟ کیا اب اخلاقی تعلیم یہ ہے کہ بدی کرو اور نیکی نہ کرو مقدس کتابوں میں نیکی اور بدی کا علم بخشا گیا ہے۔ خُدا کی مرضی بے حد راست ہے۔ خُدا کی مرضی سے مطابقت نیکی ہے اور اُس کی مرضی کا اُلٹ بدی ہے۔ خُدا کا وجود تقدس ہے۔ اُس کی ذات بے حد پاک ہے اُس کی ذات کی اِس خاصیت کیمطابق ہونا نیک ہونا ہے اور اسکے مطابق نہ ہونا بد ہونا ہے۔

خُدا کی مرضی اور اُس کی راستی اور اُس کا تقدس نیکی کا معیار ہے۔ خُدا اپنی ذات کی خاصیت کے اُلٹ کو قائم نہیں کر سکتا۔ کہ بدی کرو اور جو اُس کے تقدس اور اُس کی راستی یا نیکی سے مطابقت رکھتا ہے اُس کو ردّ اور منسوخ نہیں کر سکتا اِسی لئے نیکی کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور بدی کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

نیکی دو طرح کی ہے مثبت اور منفی جن حکموں میں کچھ کرنے کا حکم دیا گیا ہے وہ مثبت نیکی کے حکم ہیں اور جن میں کچھ کرنے سے منع کیا گیا ہے وہ منفی نیکی کے حکم ہیں مثلاً خُدا کی عزت کرنا اُس سے پیار کرنا اور اس کے بندوں کو فیض پہنچانا مثبت نیکیاں ہیں اور خُدا کی بے عزتی نہ کرنا اُس سے نفرت اور دشمنی نہ کرنا اور اُسکے بندوں کو کسی قسم کا نقصان نہ پہنچانا منفی نیکیاں ہیں خُدا کو پیار کرنا مثبت نیکی ہے اور اس سے نفرت اور دشمنی نہ کرنا منفی نیکی ہے اپنے آپکو اور دیگر انسانوں کو روحانی فیض پہنچانا مثبت نیکی ہے۔ دوسروں کو بد نمونہ نہ دینا اُن کو گمراہ نہ کرنا

اور اُن کا روحانی نقصان نہ کرنا منفی نیکی ہے یعنی بدی نہ کرنا منفی نیکی ہے اور اپنے آپ کو اور دوسرے انسانوں کو جائز اور نیک وسائل سے فائدہ پہنچانا مثبت نیکی ہے لیکن کسی کے مال و جان اور عزت کا نقصان نہ کرنا منفی نیکی ہے۔

پس خُدا کو ماننا اُس کی عزت کرنا اُسے پیار کرنا اُس پر بھروسہ رکھنا اُس کا شکر کرنا اُس کی عبادت کرنا اور اُس کی فرمانبرداری کرنا یعنی اُس کی طاعت اور اطاعت کرنا نیکی ہے اور اپنے آپ سے اور خُدا کے بندوں سے حسنِ سلوک کرنا۔ اُنہیں اور اپنے آپ کو ہر لحاظ سے جائز فیض پہنچانا نیکی ہے اور نیکی منسوخ نہیں ہو سکتی۔ نیکی کرنا رد اور منسوخ نہیں ہو سکتا۔ خُدا کو نہ ماننا اور اُس کی طاعت اور اطاعت نہ کرنا بدی ہے اوروں کی جان مال اور عزت کا نقصان کرنا بدی ہے۔ اپنے آپکو نقصان پہنچانا بدی ہے۔

بدی کی ممانعت منسوخ نہیں ہو سکتی۔ یہ ناقابلِ تنسیخ ہے۔ خُدا اخلاقی وجود ہے اور وہ چاہتا ہے کہ فرشتے اور انسان بھی اُس کی طرح اخلاقی وجود ہوں۔ لہٰذا نیکی کرنے کے احکام اور بدی نہ کرنے اخلاقی تعلیم کو منسوخ کر کے یہ تعلیم ہرگز نہیں دے سکتا کہ بدی کرو اور نیکی نہ کرو بلکہ اُس اخلاقی تعلیم ہمیشہ قائم رہتی ہے کہ نیکی کرو اور بدی نہ کرو۔

تاریخی حالات اور واقعات کا منسوخ ہونا ناممکن ہے:

بائبل مُقدّس کا بہت بڑا حصہ تاریخی حالات پر مشتمل ہے۔

لیکن تاریخی حالات کا منسوخ ہونا ناممکن ہے۔ جو کچھ ہو چکا ہوا ہے وہ ہو چکا ہوا ہی رہتا ہے۔ حضرت موسیٰ اپنی قوم بنی اسرائیل کو مصر سے فرعون کی غلامی سے چھڑا کر لایا تھا۔ اس واقعہ کو اسرائیلیوں کا مصر سے خروج کہتے ہیں۔ اور یہ واقعہ منسوخ نہیں ہو سکتا۔ اسرائیل کا قریباً چالیس سال بیابانوں میں صحرانوردی کرنا اور پھر کنعان فتح کرنا اور اُس میں سینکڑوں سال حکومت کرنا۔ اسرائیل کے دس قبائل کا مفتوح ہو کر اشور میں جلاوطن ہونا اور دو قبائل کا مفتوح ہو کر بابل میں جلاوطن ہونا اور فارسی زمانے میں اپنے وطن واپس آنے کی پوری آزادی پانا تاریخی واقعات ہیں اور یہ منسوخ نہیں ہو سکتے۔ یسُوع مسیح کا کنواری سے پیدا ہونا۔ معجزات کرنا صلیب دیا جانا۔ صلیب پر مرنا۔ تیسرے دن جی اُٹھنا اور جی اُٹھنے کے بعد چالیسویں دن آسمان پر چلے جانا منسوخ نہیں ہو سکتا۔

جغرافیائی حقائق قائم ہیں:-

بائبل مقدس میں بہت سی باتیں جغرافیائی حقیقتوں کے بارے میں ہیں مثلاً یردن دریا ہے۔ گنیسرت جھیل ہے سینا پہاڑ ہے فاران بیابان ہے۔ قلزم سمندر ہے۔ یروشلیم شہر ہے گلیل اور یہودیہ علاقے ہیں۔ اور کنعان ملک ہے۔ یہ حقائق ہیں اور یہ منسوخ نہیں ہو سکتے۔ یہ نہیں کہہ سکتے کہ یردن کا دریا ہونا منسوخ ہو گیا ہے۔ وہ دن گئے جب یردن کو دریا مانا جاتا تھا۔ اب تو یہ مانا ہے کہ یردن گھوڑا ہے۔

جب تک یہ جغرافیائی چیزیں اور جغرافیائی حقیقتیں قائم ہیں یہ منسوخ نہیں ہو سکتیں اور ان کے قیام کے زمانے کی حقیقت کو منسوخ نہیں کیا جا سکتا۔ مثلاً جس زمانے میں کوئی شہر موجود اور آباد ہو اُس زمانے کے بارے میں نہیں کہہ سکتے کہ وہ شہر موجود اور آباد نہیں تھا یا وہ اُس وقت شہر نہیں تھا بلکہ کچھ اور تھا۔ پہاڑ کے بارے میں نہیں کہہ سکتے کہ وہ پہاڑ نہیں ہے جھیل کے بارے میں نہیں کہہ سکتے کہ وہ جھیل نہیں ہے اور صحرا کے بارے میں نہیں کہہ سکتے کہ وہ صحرا نہیں ہے۔ پس جغرافیائی حقائق منسوخ نہیں ہو سکتے۔

بائبل مُقدّس میں زیادہ تر اور خاص کر انہیں چار قسموں کی باتیں ہیں اور ان کا منسوخ ہونا ممکن نہیں ہے کونسی باتیں منسوخ ہو سکتی ہیں؟ وقتی یا عارضی باتیں۔ جب ان کا وقت گزر جاتا ہے تو وہ ہٹادی جاتی ہیں۔ اور اُنہیں ہٹا دینا چاہیئے مثلاً سردیوں کے موسم میں باپ اپنے بچوں کو یہ حکم دے کہ بچّو! رات کے وقت رضائی اچھی طرح سے اوپر لیا کرو۔ یہ حکم صرف سردیوں کے موسم کے لئے ہے۔ جیٹھ کے مہینے کے لئے یہ حکم نہیں ہو سکتا کہ بچّو رات کے وقت رضائی یا لحاف اچھی طرح سے اوڑھا کرو یا اپنے اُوپر لیا کرو قانون وہی قانون ہوتا ہے جو مفید اور ضروری ہو۔ لیکن جو قانون مضر یا بے فائدہ ہو وہ قانون ہوتا ہی نہیں پس بے وقت غیر مفید اور غیر ضروری قوانین کا دُور و دفع کرنا ضروری ہے لیکن ایمانی سچائیاں اور اخلاقی احکام منسوخ نہیں ہو سکتے۔

ایک مُسلم پہلی تین کتابوں کو منسوخ نہیں مانتا تھا۔ وہ کہتا تھا کہ پہلی تین کتابیں نیکی کرنے اور بدی نہ کرنے کی تعلیم دیتی ہیں۔ اور قرآن مجید بھی نیکی کرنے اور بدی نہ کرنے ہی کی تعلیم دیتا ہے تو پہلی کتابیں منسوخ کیسے ہوئیں؟ وہ تنسیخ یا منسوخ ہونے کے خیال کی یوں ہنسی اُڑاتا ہے کہ ایک ہائی سکول کے طلبا ہیڈ ماسٹر صاحب کے حکم کے مطابق سکول کے بعد چار بجے فُٹ بال کھیلا کرتے تھے ایک دن ہیڈ ماسٹر صاحب نے لڑکوں سے فرمایا کہ سُنو لڑکو! پہلے تم سکول کے بعد چار بجے فُٹ بال کھیلا کرتے تھے یہ حکم اَب منسوخ کر دیا گیا ہے۔ یہ حکم اَب ردّ کر دیا گیا ہے۔ یہ حکم اَب ہٹا دیا گیا ہے۔ یہ حکم اَب دُور و دفع کر دیا گیا ہے اَب تم کو کھیلنے کے وقت کے بارے میں نیا حکم دیا جاتا ہے۔ اسکی تعمیل میں ہرگز کوتاہی اور غفلت نہ ہو اور وہ حکم یہ ہے کہ آئندہ سکول کے بعد چار بجے فُٹ بال کھیلا کرنا۔

جائے غور ہے کہ اس حکم میں نیا پن کیا ہے؟ پہلے حکم کی کونسی بات ردّ کی گئی یا ہٹائی گئی ہے؟ پہلے بھی یہ حکم تھا کہ سکول کے بعد چار بجے فُٹ بال کھیلا کرو اور پھر بھی یہی حکم دیا گیا کہ سکول کے بعد چار بجے فُٹ بال کھیلا کرو تو پہلا حکم ہٹایا کیسے گیا؟ اسی طرح ایمانی سچائیوں اور اخلاقی حکموں کے بارے میں یعنی نیکی کرنے اور بدی نہ کرنے کے بارے میں جو تعلیم پہلے تھی پھر بھی وہی دی گئی تو پہلی کتابیں منسوخ کیسے ہوئیں پس حق یہی ہے کہ توریت زبور اور انجیل نہ منسوخ ہوئی ہیں اور نہ ہو سکتی ہیں۔ وہ دائم قائم ہیں۔

باب دوئم :-

بائبل مُقدّس تبدیل نہیں ہُوئی

محض سُنی سُنائی باتیں :-

ہمارے مُسلم بھائی یہ کہتے آتے ہیں اور کہتے رہتے ہیں کہ یہودیوں اور مسیحیوں کی کتب مقدسہ تبدیل ہوگئی ہوئی ہیں اور اب یہ ویسی نہیں ہیں۔ جیسی مُلہمین کے ہاتھوں سے نکلی تھیں وہ ایسی باتیں سُنی سُنائی کرتے ہیں اور مولوی صاحبان سے سُن کر اَن پڑھ بھی یہی کہتے ہیں۔ مُسلم بھائیوں کا یہ کہنا کہ بائبل مُقدّس مُحرّف یا تبدیل شدہ ہے کسی تحقیق پر مبنی نہیں ہے۔ بلکہ محض سُنی سُنائی بات کہتے چلے آتے ہیں۔

ایک دفعہ ایک مولوی صاحب نے جمعہ کے خطبے میں کہا کہ

بائبل بدلی ہوئی ہے۔ ایک شخص وہاں تھا جس کو ہمارے ساتھ راہ و ربط ہونے کی وجہ سے یہ معلوم ہو چکا ہوا تھا کہ بائبل بدلی ہوئی نہیں ہے۔ مولوی صاحب کے وعظ کے بعد وہ مسیحیوں کے گھروں میں گیا اور ایک گھر سے بائبل لے آیا اور مسجد میں واپس آکر اُس نے بائبل مولوی صاحب کے آگے رکھ کر کہا کہ بتائیں کہ یہ کہاں کہاں سے بدلی ہوئی ہے مولوی صاحب نے بائبل دیکھ کر کہا یہ ہے بائبل؟ یعنی کیا بائبل یہ ہے؟ اُس شخص نے بائبل اُٹھالی اور واپس جانے لگا مولوی صاحب نے کہا کہ مسئلے کا حل کیوں نہیں سُنا؟ اُس نے کہا کہ سُن لیا ہے اور مسئلہ حل ہو گیا ہے۔ مولوی صاحب نے پوچھا کہ وہ کیسے؟ اُس نے کہا کہ آپ نے بائبل دیکھ کر کہا ہے کہ یہ ہے بائبل؟ اس سے ظاہر ہے کہ آپ نے بائبل کبھی دیکھی تک نہیں۔ آپ کیا جانیں کہ یہ بدلی ہوئی ہے یا نہیں۔ یہ کہہ کر وہ چلا گیا۔

پانچ اہم سوالات اور ایک مطالبہ :-

سب جو بائبل کو بدلی ہوئی کہتے ہیں اِسی طرح کے ہیں اور اسی طرح کے محقق اور مدقق ہیں۔ خال خال ایسے ہیں جنہوں نے بائبل دیکھی یا پڑھی ہے مگر بائبل کو بدلی ہوئی کہنے والے سب کے سب بِلا تحقیق اسے بدلی ہوئی کہتے ہیں اور محض سُنی سُنائی بات کہتے رہتے ہیں۔ ہم ان سب سے مندرجہ ذیل سوالات کے تاریخی اور محققانہ جوابات طلب کرتے ہیں۔

۱۔ بائیبل کب تبدیل کی گئی؟
۲۔ بائیبل کس نے تبدیل کی؟
۳۔ بائیبل کہاں تبدیل کی گئی؟
۴۔ بائیبل میں کیا تبدیل کیا گیا؟ پہلے کیا تھا اور کیا داخل کیا گیا؟
۵۔ بائیبل کیوں تبدیل کی گئی؟
۶۔ اگر اصلی بائیبل وہ نہیں ہے جو ہمارے پاس ہے تو اصلی بائیبل دکھائیں۔

پہلے پانچ سوالوں کا جواب نہ کبھی کسی نے دیا ہے اور نہ کوئی دے سکتا ہے۔ اور چھٹے میں جو مطالبہ کیا گیا ہے وہ مطالبہ نہ کبھی کسی نے پورا کیا ہے اور نہ کوئی کر سکتا ہے۔ کیونکہ جو بائیبل ہمارے ہاتھوں میں ہے وہ ہمارے پاس ہے یہی اصلی اور غیر محرّف ہے۔

بائیبل مقدس کا اصلی متن :-

ہمارے پاس بائیبلِ مقدس کا اصلی متن موجود ہونے کے ثبوت یہ ہیں۔

۱۔ خُداوند یسوع مسیح تک پرانا عہدنامہ انبیاء کے ہاتھوں میں رہا اس لئے وہ بالکل محفوظ اور صحیح صورت میں موجود رہا۔

۲۔ جن زبانوں میں بائیبل پہلے پہل لکھی گئی تھی۔ اُن زبانوں میں قدیمی زمانوں کے قلمی نسخے یا مخطوطات ہمارے پاس موجود ہیں پُرانے عہدنامے کے قلمی نسخے عبرانی۔ آرامی اور یونانی میں ہیں۔ یہ نسخے کچھ تو مسیح سے پہلے اور کچھ بعد کے ہیں۔ اب ہمارے پُرانے عہدنامے کے

پہلا لسطا چوتھی صدی از قبل از مسیح تک کے ہیں یہ نسخے جو مسیح سے پہلے کے ہیں یہ قمران کی پہاڑیوں کے غاروں سے دستیاب ہوئے ہیں۔ قمران بحیرہ مُردار کے پاس بجانبِ شمال مغرب ہے۔

جو مقدس کتابیں کسی وجہ سے لائقِ استعمال نہیں ہوتی تھیں اُنہیں یہودی اپنی عبادت گاہوں کے پیچھے یا اُنکے پاس دبا دیا کرتے تھے۔ یہ دستور اُن میں اب بھی پایا جاتا ہے مُقدّس کتابوں کے جو طوامیر روزانہ استعمال کے باعث پھٹ جاتے تھے یا بہت پرانے ہو جاتے تھے۔ وہ دبا دیے جاتے تھے یا اگر کاتب سے نقل کرتے وقت کسی صفحے پر دو سے زیادہ غلطیاں ہو جاتیں تو وہ ورق بھی عبادت خانے کے پیچھے دبا دیا جاتا تھا۔ یہودی لوگ خُدا کے کلام کی روزانہ تلاوت کے وقت طومار کے شروع اور آخر کے الفاظ کو [illegible] الفاظ یا تو مٹ جاتے تھے یا بہت دھیمے پڑ جاتے تھے۔ ایسے طوماروں کو بھی عبادت خانے کے پاس دبا دیا جاتا تھا۔ مسیحی عُلماء نے یہودیوں کے قدیمی عبادت خانوں کے پاس جو کتابوں کے مدفن تھے اُن کی کھُدائی کر کے وہاں سے بہت سی کتابیں حاصل کی ہیں۔

قمران کی دلچسپ داستان :-

قمران میں پُرانے عہدنامے کی کتابیں ملنے کی داستان بڑی دلچسپ ہے۔ سنہ ۱۹۴۷ء کے موسمِ بہار میں یعنی موسمِ گرما کے شروع میں محمدؐ نامی ایک بدّو لڑکا بحیرہ مُردار کے شمال مغربی ساحل کے پاس پہاڑیوں

کے دامن میں اپنی بکریاں چرا رہا تھا۔ وہاں اُس کی ایک بکری بھٹک
کر کھو گئی۔ وہ اُن پہاڑیوں میں اُس کی تلاش کرنے لگا۔ یہ پہاڑی علاقہ
قُمران کہلاتا ہے وہ چرواہا ایک پہاڑی کی غار کے پاس پہنچا اُس
غار کا منہ گول تھا۔ اور اُس کے اندر تاریکی تھی۔ اُس چرواہے نے
اُسکے اندر ایک پتھر پھینکا جس کے کسی چیز کے ساتھ ٹکرانے کی آواز
سے اُس نے خیال کیا کہ یہ کسی برتن کے ساتھ ٹکرایا ہے۔ وہ جا کر
ایک اور شخص کو اپنے ساتھ لے آیا۔ اور وہ دونوں غار کے اندر داخل
ہوئے وہاں اُنہوں نے چند سربتان دیکھے۔ اُن میں سے ایک اُس
لڑکے کے پتھر کے لگنے سے ٹوٹ گیا ہوا تھا۔ وہ اپنے ساتھی کو اِس
خیال سے لایا تھا کہ یہاں کوئی خزانہ چھپا ہے جو ہمارے ہاتھ آجائے
گا۔ اُن سربتانوں میں سے دو میں سے خزانے کی بجائے ایک درجن
[illegible] لپٹے ہوئے [illegible]
طُومار نکلے۔ یہ طومار چمڑے کے تھے اور کپڑے میں لپٹے
سے مُہر کیئے ہوئے تھے وہ انہیں پا کر خوش نہ ہوئے کیونکہ وہ تو
خزانہ چاہتے تھے۔ اُنہوں نے اُن میں سے چند طُومار بیوپاریوں کے
ہاتھ بیچ دیئے جنہوں نے اُن کو آگے فروخت کر دیا۔
اِن میں سے بعض طُومار ریاستہائے متحدہ امریکہ کی یونیورسٹی
ییل کے ہاتھ لگے۔ اور یونیورسٹی کے عُلما نے اُن کا مطالعہ کیا۔ کچھ
طُومار کنعان کے عُلما کے ہاتھ آ گئے۔ اُن کا مطالعہ اب کیتھولک کلیسیا
کے عُلما آثارِ قدیمہ کر رہے ہیں اُس چرواہے نے چار طُومار
سیریَن آرتھوڈاکس خانقاہ کے میٹروپالیٹن کے آگے فروخت کیئے تھے
جو اُس میٹروپالیٹن نے ییل (YALE) یونیورسٹی کو دے دیئے تھے۔

جب اُن بدوؤں نے دیکھا کہ ان طُوماروں کے بہت دام ملتے ہیں
تو اُنہوں نے اور غاروں کی بھی تلاش شروع کر دی۔ وہ اُنکی منہ
مانگی قیمت لیتے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ اگر ہمیں اتنی قیمت نہیں دو
گے تو ہم انہیں پھاڑ دیں گے اور وہ اُن طُوماروں پر اپنے ہاتھ
اِس طرح رکھتے تھے گویا وہ اُنہیں پھاڑ دینے لگے ہیں پس اُن کو
مُنہ مانگی قیمت دینا پڑتی تھی۔ یہ دیکھ کر عُلما نے حکومت سے مل کر
وہ علاقہ اپنے قبضے میں کر لیا اور غاروں میں سے اُن اشیا کو خود
حاصل کرنے لگے جو وہاں رکھی ہُوئی تھیں۔

قُمران کے گیارہ غاروں میں سے بہت طرح کی چیزیں برآمد
ہوئی ہیں وہاں سے جو ادبی خزانہ دستیاب ہوا ہے اُسکا چوتھا
حصہ بائبل سے تعلق رکھتا ہے پُرانے عہدنامے کی کتابوں کے جو قلمی
نُسخے ملے ہیں وہ چوتھی صدی قبل از مسیح سے لے کر پہلی صدی
مسیحی تک کے ہیں پس اَب پُرانے عہدنامے کے قلمی نُسخے چوتھی
صدی قبلِ اَز مسیح تک کے دستیاب ہو چکے ہیں

ہزاروں قدیمی قلمی نُسخے :-

نیا عہدنامہ پہلے پہل یونانی زبان میں لِکھا گیا تھا اور ہمارے
پاس یونانی زبان کے ہزاروں قدیمی قلمی نُسخے ہیں۔ اُن یونانی نُسخوں
میں سے کچھ نُسخے پُرانے عہدنامہ کے یونانی ترجمے سپٹوا جنٹ کے
ہیں اور کچھ عہدِ جدید کے ہیں۔ کچھ نُسخے بڑے حروف میں لِکھے ہوئے
ہیں اور کچھ چھوٹے حروف میں ہیں پہلے یونانی بڑے حروف میں

لکھی جاتی تھی۔ اس لئے بڑے حروف والے نسخے چھوٹے حروف
والے نسخوں سے زیادہ قدیمی ہیں ہمارے پاس یہ نسخے دوسری
صدی مسیحی سے لے کر نویں صدی مسیحی تک کے ہیں ان کی تعداد
۱۶۸ ہے اور جو نیا عہدنامہ ہمارے ہاتھوں میں ہے وہ ان کے مطابق
ہے۔ چھوٹے حروف کے قلمی یونانی نسخے دسویں صدی مسیحی سے
لے کر پندرھویں صدی مسیحی تک کے ہیں۔ چھوٹے حروف کے قلمی
نسخے بھی بہت بڑی تعداد میں موجود ہیں۔ پندرھویں صدی مسیحی
میں جب چھاپہ ایجاد ہو گیا تو قلمی نسخوں کے لکھے جانے کا زمانہ
ختم ہو گیا۔ پہلی صدی سے پندرھویں صدی تک کے یونانی قلمی
نسخوں کی تعداد چار ہزار آٹھ سو پچیس ہے۔ یعنی قریباً پانچ ہزار ہے۔
پرانے عہدنامے کی کتابیں زیادہ تر حلال جانوروں کے کمائے
ہوئے چمڑے پر لکھی جاتی تھیں اور کچھ پاپورس سے بنے ہوئے
کاغذ پر لکھی جاتی تھیں۔ پاپورس ایک خاص قسم کا مصری سرکنڈا
ہے اس کے گودے سے کاغذ اور اور بھی بہتیری چیزیں بنائی
جاتی تھیں۔ لیکن کاغذ کتابت کے لئے بنایا جاتا تھا۔ انگریزی لفظ
پیپر پاپورس ہی سے ماخوذ ہے۔ اس کاغذ کا رواج مسیح سے
تین سو سال پہلے ہوا۔ پرانہ عہدنامہ اس کاغذ پر بھی لکھا جاتا تھا۔
۲۔ تیمتھیس (تیموتاؤس) ۴ : ۱۳ میں ان دونوں قسموں کے سامان
پر پرانے عہدنامے کا لکھا ہوا ہونا بیان کیا گیا ہے۔ ملاحظ ہو
"جو چوغہ میں ترواس میں کرپس کے ہاں چھوڑ آیا ہوں جب تو
آئے تو وہ اور کتابیں اور خاص کر رق کے طومار لیتا آئیو۔"

کتابیں پاپورس کے گودے کے کاغذ کی تھیں۔ اور طومار کمائے
ہوئے چمڑے کے تھے رق کی جمع رقوق ہے اور یہ پہلے پہل بچھڑے
کے عمدہ چمڑے کا بنایا جاتا تھا۔ اسے انگریزی میں VELLUM اور
PARCHMENT کہتے ہیں۔ رقوق کا چمڑا بھیڑوں بکریوں اور بچھڑوں کا ہوتا
تھا۔ اور پہلی صدی مسیحی میں یعنی نئے عہدنامے کے وقت میں کاغذ
کے استعمال کا بھی ذکر کیا گیا ہے ملاحظ ہو "مجھے تم کو بہت سی باتیں
لکھنا ہیں مگر میں کاغذ اور سیاہی سے لکھنا نہیں چاہتا بلکہ تمہارے
پاس آنے اور روبرو بات چیت کرنے کی امید رکھتا ہوں" ۲ یوحنا
۱ : ۱۲۔ یہاں کاغذ سے پاپورس ہی کا کاغذ مراد ہے کیونکہ اس
زمانے میں اسی کا کاغذ بنایا جاتا تھا۔

نئے عہدنامے کے تیسری صدی کے آخر تک کے پرزے اجزا
پائے اور نسخے تو پاپورس [illegible]
مسیحیوں نے مقدس کتابیں چمڑے پر لکھنا شروع کیں کیونکہ وہ
زیادہ دیرپا ہوتا ہے پندرھویں صدی مسیحی میں چھاپہ ایجاد
ہوا۔ چھاپے کی ایجاد تک کتابیں چمڑے پر لکھی جاتی رہیں اور اس
ایجاد کے وقت سے کتابیں صرف کاغذی ہونے لگیں اور چمڑے
کی کتابوں کا زمانہ ختم ہو گیا۔ چوتھی صدی مسیحی کے شروع سے لے
کر چھاپے کی ایجاد تک یا پندرھویں صدی تک کتب مقدسہ کے
قلمی نسخے چمڑے پر لکھے جاتے تھے۔

سات مشہور یونانی قلمی نسخے :-

ذیل سے جو قلمی نسخے چوتھی صدی مسیح اور اُس کے بعد کے
ہیں وہ چمڑے پر لکھے ہوئے ہیں۔
مشہور یونانی قلمی نسخے درج ذیل ہیں۔

ا۔ نسخہ سینائی آلف یا سینا کا نسخہ :-

یہ نسخہ چوتھی صدی مسیحی کی پہلی چوتھائی میں تحریر کیا گیا تھا۔
یعنی یہ ۳۲۵ء تک کی تحریر ہے۔ یہ نسخہ مشہور جرمن عالم ٹشنڈارف
کو کوہِ سینا میں مقدس کیتھرین کی خانقاہ سے ملا تھا وہ ۱۸۴۴ء
میں بائبل کے پرانے نسخوں کی تلاش میں کوہِ سینا کی اس خانقاہ
میں پہنچا۔ وہاں کا ایک راہب ردّی کی ایک ٹوکری اُٹھائے اُس
ٹوکری کی ردّی جلانے جا رہا تھا ٹشنڈارف نے اُسے اُس ٹوکری
کی ردّی دکھانے کو کہا۔ جب اُس نے اُس ردّی کو دیکھا تو اُس نے
اُس میں کچھ ایسے اوراق پائے جو چمڑے پر لکھے ہوئے تھے اور اُن کی
طرزِ تحریر قدیم یونانی طرزِ تحریر تھی وہ اوراق سیپٹواجنٹ ترجمے کے
تھے جو پرانے عہد نامے کا قبل از مسیح یونانی ترجمہ ہے۔ وہاں کے
راہبوں کے پاس اس طرح کے اور اوراق بھی۔ وہ پرانے عہدنامے
کے ۴۳ ورق لے کر چلا گیا۔
پندرہ سال بعد ۱۹۵۹ء میں وہ اُس خانقاہ میں اُسی مقصد
کے لئے پھر گیا۔ اور وہاں ایک راہب سے اُسے ایک ایسا نسخہ

ملا جس میں عہدِ عتیق کے یونانی ترجمے کا بہت بڑا حصہ موجود تھا۔ اور
اس کے علاوہ اُس میں سارے کا سارا عہدِ جدید نہایت اعلیٰ حالت
میں محفوظ تھا۔ اُس کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی جب اُس نے دیکھا
کہ یہ اُنہیں کے ساتھ کے اوراق ہیں جو اُس نے پندرہ سال پہلے
کم تو ردّی کی ٹوکری سے اور کچھ اور راہبوں سے لئے تھے اُس نے
اُس راہب سے وہ نسخہ لے لیا اور اپنے مربی زار روس کے پاس لے گیا
یہ نسخہ روس کے دارالحکومت سینٹ پیٹرز برگ کے شاہی
کتب خانے میں رکھا گیا۔ اس شہر کا نام پھر سینٹ پیٹرو گراڈ ہوا پہلا
نام جرمن اور دوسرا روسی ہے۔ اب اس کا نام لینن گراڈ ہے ۱۹۳۴ء
میں روس کی اشتراکی حکومت کی طرف سے یہ اعلان کیا گیا کہ نسخہ
سینائی جو ردّی سے اوراق کی کتاب ہے وہ ہماری لائبریری میں جگہ
روکے ہوئے ہے۔ ہم اسے وہاں سے نکال پھینکنے کو ہیں اگر کوئی مسیحی
حکومت اسے خریدنا چاہے تو خریدلے برطانیہ کی حکومت نے
روس کی اشتراکی حکومت سے وہ نسخہ ایک لاکھ پونڈ کو خرید لیا ایک
لاکھ پونڈ لے کر بے دین اشتراکی ہنستے تھے۔ کہ مذہب نے ان کی ایسی
مت ماری ہوئی ہے کہ اُنہوں نے ردّی اوراق ایک لاکھ پونڈ
کو خرید لئے ہیں۔ اور وہ اشخاص جو وہ نسخہ خریدنے گئے تھے وہ بھی
ہنستے تھے کہ بے دینی نے ان اشتراکیوں کی ایسی عقل ماری ہوئی ہے
کہ اُنہوں نے خُدا کے کلام کا ایسا بیش بہا نسخہ ہمیں صرف ایک لاکھ
پونڈ کو دے دیا ہے اگر یہ ہم سے خُدا کے کلام کے اس نسخے کے پانچ
لاکھ پونڈ بھی وصول کرتے تو پھر بھی ہم یہ سمجھتے کہ ہم یہ مفت لے

جارہے ہیں۔

جب وہ لندن کی بندرگاہ پر اُتر کر اُس نُسخے کو لندن کے عجائب گھر میں رکھنے کے لئے لیے جارہے تھے تو وہ اُس پر سے پنسوں اور شلنگوں کی نہیں بلکہ پونڈوں کی سوٹ کرتے جاتے تھے یہ سوٹ اُنہوں نے بندرگاہ سے لے کر عجائب گھر کے دروازے تک کی تھی وہ اس شان سے ساتھ خُدا کے کلام کے اس نُسخے کو عجائب گھر میں لے کر گئے تھے۔ اُس وقت سے یہ نُسخہ لندن کے عجائب گھر میں موجود ہے اور اُس کی زینت ہے۔

۲۔ نُسخہ ویٹیکن :۔

یہ نُسخہ روم کے حصہ ویٹیکن کے کتب خانے میں ہے یہ نُسخہ [illegible] بہت مشہور اور چوتھی صدی مسیحی کے اول ربع کا ہے۔ یہ [illegible] نہایت صحیح ہے نُسخہ سینا کی طرح اس کے اوراق بھی چمڑے کے ہیں۔ اِن دونوں نُسخوں میں انجیلِ مقدس کا صحیح ترین اور معتبر ترین متن موجود ہے۔

۳۔ نُسخہ افرائیمی :۔

یہ نُسخہ بھی بہت مشہور ہے۔ یہ نُسخہ بہت اچھے چمڑے پر لکھا ہوا ہے اور پانچویں صدی مسیحی کے پہلے نصف میں لکھا گیا تھا اس میں عہدِ عتیق کی کتابوں کے چند حصے محفوظ ہیں۔ ۲۔ تھسلنیکیوں اور ۲۔ یوحنا کے سوا اس میں عہدِ جدید کی سب کتابیں محفوظ ہیں

۴۔ نُسخہ اسکندروی :۔

یہ نُسخہ بھی نُسخہ افرائیمی کی طرح پانچویں صدی کے پہلے نصف حصے میں لکھا گیا تھا یعنی ۴۰۰ سنہ م اور ۴۵۰ سنہ م کے مابین کسی وقت لکھا گیا تھا۔ یہ نُسخہ پتلے چمڑے پر لکھا ہوا ہے۔ یہ اسکندریہ میں نہیں لکھا گیا تھا۔ اسے اسکندریہ کا نُسخہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ نُسخہ اسکندریہ کے پیٹریارک سیرل لوکر کے کُتب خانے میں تھا۔ اُس نے ۱۶۲۵ سنہ م میں اسے جیمز اوّل شاہِ انگلستان کی نذر کر دیا۔ اس میں عہدِ جدید کی کتب میں صرف معدودے چند غلطیاں ہیں۔ اس میں اناجیلِ اربعہ کا متن بہت اعلیٰ پایہ کا نہیں ہے مگر رسولوں کے اعمال سے مکاشفہ تک کا متن نہایت اعلیٰ ہے اس کی [illegible] نقل [illegible] کاتب نے جن طوماروں سے اناجیلِ اربعہ کو نقل کیا تھا اُن میں کتابت کی غلطیاں موجود تھیں لیکن جن طوماروں سے باقی کُتب نقل کی گئی ہیں اُن میں کتابت کی غلطیاں موجود نہیں تھیں۔

۵۔ نُسخہ واشنگٹن :۔

یہ نُسخہ فریئر (FREER) کو ۱۹۰۶ سنہ م میں مصر سے دستیاب ہوا تھا۔ یہ واشنگٹن کے کُتب خانے میں ہے۔ بعض عُلما کی رائے یہ ہے کہ یہ ۲۲۰ سنہ م کا ہے لیکن اور عُلما یہ کہتے ہیں کہ یہ چوتھی صدی کے آخر یا پانچویں صدی کے شروع کا ہے اس کے کچھ

ے کے بعد آٹھ اور نسخے ملے تھے جو اسی وقت کے ہیں جس
ت کا نسخہ واشنگٹن ہے۔

۶۔ نسخہ بیزوئی :-

اس کو سولہویں صدی کے فاضل تھیوڈور بیزا نے لائنز کی
ایک خانقاہ سے حاصل کیا تھا۔ اس کا متن بہت قدیم اور معتبر ہے
یہ نسخہ پانچویں صدی کے آخر یا چھٹی صدی کے شروع میں لکھا گیا
تھا۔ اور غالباً جنوبی فرانس میں لکھا گیا تھا۔

۷۔ نسخہ کلارومانتانس :-

یہ نسخہ خطوطِ پولوس رسول پر مشتمل ہے اور یہ چھٹی صدی کا
ہے۔ کثیر نسخے۔ بہت سے نسخے مصر کے علاقہ فیوم [illegible]
میں ایک مقام تبتی مس کے چٹانی غار سے ملے ہیں۔ یہ مگرمچھوں کی
کھالوں میں بند تھے۔ گرین فیلڈ اور ہنٹ دو شخص مقام مذکورہ بالا
میں قدیم نسخوں کی جستجو کے لئے زمین کو کھود رہے تھے۔ اچانک
مگرمچھوں کی کھالوں کا ایک قبرستان ملا۔ ایک شخص نے ایک
کھال کو چٹان پر دے مارا۔ کھال کے پھٹتے ہی اس کے اندر سے
قلمی نسخوں کا انبار نکلا۔ مگرمچھوں کی ان تمام کھالوں میں سے
قدیمی قلمی نسخے برآمد ہوئے جو کہ مقدس یوحنا رسول کی وفات
کے وقت تک کے ہیں اور تعداد میں بے شمار ہیں ان نسخوں کے
مل جانے سے نسخوں کا تواتر یا سلسلہ رسولی زمانے تک قائم ہو گیا ہے۔

رومی قیصر ڈے شیئس کی ایذارسانی :-

قیصر ڈے شیئس (DEEiES) سنہ ۲۴۹ء سے سنہ ۲۵۱ء تک قریباً
تین سال رومی سلطنت کا فرمانروا رہا۔ اس کے عہدِ حکومت میں
مسیحیوں کی ساتویں ایذارسانی ہوئی یہ نہایت خوفناک اور شدید
ترین ایذارسانی تھی۔ اگرچہ اس قیصر کا عہدِ حکومت تھوڑا سا اور
چھوٹا سا تھا۔ مگر اس نے اس چھوٹے سے عرصے میں بڑے اور
بہت غضب ڈھائے مسیحیوں سے اُن کے ایمان کے انکار
کے مطالبے کے علاوہ یہ اُن سے اُن کی مقدس کتابیں لینے کا
بھی مطالبہ کرتا تھا۔ تاکہ اُن کو جلا دیا جائے۔ اُس کے عہد میں
بہت سے مسیحی اپنے ایمان پر مضبوطی سے قائم رہنے کی وجہ
سے شہید کر دئے گئے۔ اور بہت سے مسیحی مقدس کتابیں جلانے
کے لئے حوالہ نہ کرنے کی وجہ سے شہید کر دئے گئے تھے۔
سرکاری افسروں سے کتابِ مقدس کو بچانے کیلئے مسیحی لوگ
مگرمچھ کی کھال میں مقدس کتابیں بند کر کے اس کو چارپائی پر رکھ کر
جنازے کی صورت میں قبرستان میں لے جاتے تھے کہ گویا کوئی مسیحی
شخص مر گیا ہے جسے دفن کرنے جا رہے ہیں اور قبرستان میں پہنچ کر
اس کھال کو جو کتابوں سے بھری ہوئی ہوتی تھی دفن کر دیتے تھے۔
اس زمانے کی اور اس سے پہلے کی لکھی ہوئی مقدس کتابوں کو جلائے
جانے اور تلف کئے جانے سے اس طرح محفوظ کیا کرتے تھے آجکل
کے مسیحی علما مسیحی تاریخ سے جانتے ہیں کہ ڈے شیئس کے زمانے

میں مسیحی لوگ اپنی مقدس کتابیں قبرستانوں میں دفن کیا کرتے تھے اس لئے انہوں نے اُس زمانے کے قبرستانوں کی کھدائی کر کے بے شمار نسخے حاصل کئے ہیں جو دوسری اور تیسری صدیوں کے ہیں. جتنی کتابوں کی استعمال کے لئے ضرورت تھی وہ تو اپنی تحویل ہی میں رکھی گئی تھیں اور باقی کی بہت سی کتابیں دفن کر دی گئی تھیں.

ڈیوکلیشیئس نے یہ حکم دے رکھا تھا کہ مسیحیوں سے اُن کی سب کتب مقدسہ لے کر جلا ڈالی جائیں. اس کام کے لئے اُس کے مقرر کئے ہوئے حکام جب مسیحیوں سے اُن کی کتب مقدسہ طلب کرتے تھے تو اُنکے آگے پیش ہونے والے مسیحی اشخاص کتابیں دینے یا نہ دینے کے بارے میں تین طرح کے تھے. پہلی قسم کے وہ تھے جو مقدس کتابیں دینے سے انکار کرتے تھے. وہ کہتے تھے کہ ہماری مقدس کتابیں ہمارے پاس ہیں لیکن وہ ہم انہیں ہرگز نہیں دیں گے. ہم اپنا بدن جلانے کے لئے دیں گے لیکن اپنی مقدس کتابیں جلانے کے لئے ہرگز نہیں دیں گے پس حکام اُن مسیحیوں کو جلا کر شہید کر دیتے تھے.

دوسری قسم کے وہ مسیحی تھے جو چالاکی اور ہوشیاری سے اپنی جان اور اپنی مقدس کتاب بچاتے تھے. وہ بائیبل کی بجائے کوئی اور مذہبی کتاب افسر کو دیتے تھے اور دیتے وقت اُسے کہتے تھے یہ لو بائیبل. افسر ہیں چونکہ بائیبل اور دوسری مذہبی کتابوں میں تمیز کرنے کی اہلیت نہیں ہوتی تھی اس لئے وہ اُس کتاب کو جلانے کے لئے لے کر خوش ہو جاتا تھا اور اس طرح وہ مسیحی اپنی مقدس

کتاب اور اپنی جان بچا لیتے تھے.

تیسری قسم کے مسیحی بُزدل احمق اور بے وفا تھے وہ مُقدس کتابیں اُن کے حوالے کر دیتے تھے ایسے بے وفا بہت تھوڑے تھے اُن کو ٹریڈی ٹر (TRADITOR) کہتے تھے. ٹریڈی ٹر کے معنی ہیں دے دینے والا. حوالے کر دینے والا. ٹریڈی ٹر دو طرح کے تھے. ایک تو وہ تھے جو مقدس کتابیں افسروں کے حوالے کر دیتے تھے اور دوسرے وہ جو کلیسیا کا روپیہ پیسہ اور مال اسباب افسروں کے حوالے کر دیتے تھے. جب ایذا رسانی فرو ہو گئی تو کلیسیا نے ٹریڈیٹروں کو سخت سزائیں دیں. یہ سزائیں روحانی ریاضت کی صورت میں ہوتی تھیں مثلاً ٹریڈی ٹر دو سال تک جماعتی عبادت کا سارا وقت گھٹنوں کے بل ہو کر خُدا سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتا رہے. کلیسیائیں ٹریڈی ٹروں کو اس طرح کی سزائیں دیتی تھیں.

وہ سات مشہور نُسخے اور دیگر نُسخے جن کا ذکر ہو چکا ہے یونانی کے بڑے حروف میں لکھے ہوئے ہیں. بڑے حروف کے نسخوں کا زمانہ نویں صدی مسیحی تک ہے دسویں صدی سے بعد کا بڑے حروف کا کوئی نُسخہ موجود نہیں ہے. پاپورس پر لکھے ہوئے جو اجزا پارے پُرزے اور اوراق ملے ہیں وہ دوسری اور تیسری صدی مسیحی کے ہیں اور قریباً سب ملکِ مصر سے دستیاب ہوئے ہیں مسیحی لوگ چوتھی صدی مسیحی سے بائیبل چمڑے پر لکھنے لگ گئے تھے اور جن مشہور نُسخوں کا بیان کیا گیا ہے وہ چمڑے پر لکھے

ہوئے ہیں۔

نویں صدی مسیحی سے کتابیں چھوٹے یونانی حروف میں لکھی جانے لگیں۔ چھوٹے حروف والا قدیم نسخہ ۸۳۵ء کا ہے۔

عہدِ جدید کے قلمی نسخے :-

عہدِ جدید کے قلمی نسخوں کی تعداد کا اندازہ لگانا مشکل ہے کیونکہ نئی نئی دریافتیں بہت ہوتی رہتی ہیں جن میں بائیبل کے نسخے ملتے رہتے ہیں نئی دریافتوں میں جو نسخے زیادہ تر ملے ہیں وہ پاپورس کے کاغذ پر لکھے ہوئے ہیں۔ پاپورس والوں کی تعداد ۸۵ ہے بڑے حروف والے نسخوں کی ۲۷۴ اور چھوٹے حروف والے نسخوں کی دو ہزار پانچ سو ہے۔ اور یونانی لیکشنریوں یا کتبِ اوراد کی تعداد قریباً اٹھارہ سو ہے۔

لیکشنری یا کتابِ اوراد وردوں کی کتاب ہوتی تھی جو سارے سال کے دوران میں جماعتی عبادت کے وقت پڑھے جاتے تھے جماعتی عبادت کے وقت خطوط اور اناجیل کے حصص کی خصوصاً تلاوت کی جاتی تھی۔ ایسی کتابیں ہزاروں کی تعداد میں لکھی گئیں جن میں سے ڈیڑھ ہزار سے بھی زیادہ نسخے ہمارے پاس موجود ہیں۔ یہ لیکشنریاں یونانی زبان میں ہیں۔ ان میں سے ۲۵ میں پورا عہدِ جدید پایا جاتا ہے۔ عہدِ جدید کے جن حصوں کی عبادت کے وقت تلاوت کی جاتی تھی وہی حصے عہدِ جدید کے قلمی نسخوں میں پائے جاتے ہیں۔ پس یونانی لیکشنریوں کے زمانے میں جس انجیل سے تلاوت

کی جاتی تھی وہ وہی تھی جو ہر زمانے اور ہر صدی میں موجود رہی ہے اور جو اب ہمارے ہاتھوں میں ہے۔ یہ قدیمی قلمی نسخوں اور لیکشنری کے عین مطابق ہے لہٰذا یہ بدلی ہوئی نہیں بلکہ اصلی ہے۔

ہمارے پاس پُرانے اور نئے عہدناموں کے اصلی زبانوں میں یعنی عبرانی آرامی اور یونانی میں قدیمی قلمی نسخے موجود ہیں اور موجودہ بائیبل اور ہر زمانے کی بائیبل اُن کے مطابق ہے اور اصلی زبانوں میں قدیمی قلمی نسخوں کی موجودگی پہلا ثبوت ہے کہ بائیبل بدلی ہوئی یا مُحرّف نہیں ہے بلکہ غیر مُحرّف اور اصلی ہے اور کتبِ اوراد یا کتبِ تلاوت یا لیکشنریوں میں بالکل اُسی متن کا پایا جانا جو کتابِ مُقدّس میں ہے یہ کتابِ مُقدّس کے غیر مُحرّف ہونے کا دوسرا ثبوت ہے۔

۹۔ قدیمی ترجموں کی موجودگی :-

موجودہ بائیبل کے اصلی ہونے اور تبدیل شدہ نہ ہونے کا ایک زبردست ثبوت بائیبل کے قدیمی ترجموں کی موجودگی ہے وہ ترجمے اصل زبانوں کی بائیبل اور موجودہ بائیبل سے متفق ہیں لہٰذا موجودہ بائیبل بدلی ہوئی نہیں بلکہ اصلی ہے وہ قدیمی ترجمے درج ذیل ہیں۔

۱۔ ترگومیم :-

یہ ترگوم کی جمع ہے اور ترگوم کا معنی ترجمہ اور ترگومیم کا تراجم ہے

اگر ترگوم سے "گ" کو "ج" میں تبدیل کر دیا جائے تو یہ ترجوم ہو جائے گا یعنی ترجمہ۔ ترجمہ اس کی عربی صورت ہے یہودی لوگ بابلی جلاوطنی کے زمانے میں عبرانی کی بجائے کالدی یا آرامی زبان بولنے لگ گئے تھے اور عوام آرامی بولتے رہنے سے عبرانی زبان بھول گئے تھے جب وہ بابلی جلاوطنی سے واپس آئے تو عزرا اور نحمیاہ کے وقت سے عبرانی کا ترجمہ آرامی میں کر کے لوگوں کو کتبِ مقدسہ کے مضامین سے روشناس کرایا جاتا تھا اور جلاوطنی کے زمانے میں بھی اسی طرح کیا جاتا ہوگا۔

جلاوطنی سے واپسی کے وقت کے بعد کی تاریخی شہادت موجود ہے کہ لوگوں کو عبرانی کا ترجمہ آرامی میں کر کے سنایا جاتا تھا اور اس کی تفسیر بھی آرامی میں کی جاتی تھی مسیح کی آمد سے پہلے یہ ترجمے اور تفسیریں زبانی کی جاتی تھیں لیکن دوسری اور تیسری صدی مسیحی [illegible] تراجم اور تفاسیر کو ضبط تحریر میں لایا گیا اور یہ اب بھی موجود ہیں اور پرانے عہدنامے کے اصلی ہونے کے گواہ ہیں۔

۲۔ سپٹواجنٹ :۔

یہ لاطینی لفظ SEPTUAGINT سپٹو اجنتا کی انگریزی صورت ہے سپٹو جنتا کے معنی ستر ہے۔ یہ خیال کیا جاتا تھا کہ یہ یونانی ترجمہ ستر مترجمین نے کیا تھا اور یروشلیم کی ستر ممبروں کی مذہبی کونسل کی اجازت سے کیا تھا اور ستر دنوں میں کیا تھا لیکن حق بات یہ ہے کہ یہ ترجمہ ملکِ مصر کے شہر سکندریہ میں ۲۸۵ سنہ ق م کے قریب شروع ہوا اور تیسری اور دوسری صدی قبلِ مسیح کے دوران میں ہوتا رہا۔

اور بہت سے مترجمین نے کیا جن کی تعداد معلوم نہیں ہے ستر مترجمین اور ستر دنوں میں ترجمے کے ہونے والی باتیں جھوٹی ہیں اور ستر ممبروں کی کونسل کی اجازت سے اس ترجمے کا کیا جانا بھی یقینی نہیں ہے۔ یہ ترجمہ طویل عرصے میں ہوا تھا اور مختلف کتابوں کا ترجمہ مختلف وقتوں میں ہوا تھا۔

۳۔ سریانی یا شامی تراجم :۔

قدیم شامی ترجمہ دوسری صدی مسیحی کے شروع میں ہوا تھا۔ اور دوسرا شامی ترجمہ جسے پشیطو اور پشیطا کہتے ہیں تیسری یا چوتھی صدی مسیحی میں ہوا تھا پشیطو کا معنی بسیط ہے یعنی سادہ عربی میں اس ترجمے کا نام البسیط ہے۔

۴۔ لاطینی تراجم :۔

پرانا لاطینی ترجمہ دوسری صدی مسیحی میں شمالی افریقہ میں ہوا تھا۔ اور یہ زیادہ تر وہیں مروّج تھا ایک اور لاطینی ترجمہ دوسری صدی مسیحی میں شمالی اٹلی یا گال میں کیا گیا تھا۔ یہ ترجمہ شمالی اٹلی اور گال میں مروّج تھا۔ اس ترجمے کو اطالا بھی کہتے ہیں یعنی اطالیہ کا۔ اس کو اطالا کہنے کی وجہ یا تو یہ ہے کہ شاید یہ ترجمہ اطالیہ یعنی اٹلی میں کیا گیا تھا اور یا اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ ترجمہ شمالی اطالیہ میں مروّج تھا۔ پھر ایک اور لاطینی ترجمہ مُقدّس جیروم نے کیا تھا۔ یہ ترجمہ اُس نے چوتھی صدی کے آخر اور پانچویں صدی کے شروع میں ملکِ فلسطین

کے قصبے بیت لحم میں کیا تھا اس کو لاطینی میں وُلگاتا اور انگریزی میں وُلگیٹ کہتے ہیں۔ یہ عوام الناس کی بولی میں آسان اور سادہ ترجمہ کیا گیا تھا۔ ولگیٹ کا معنیٰ سادہ ہے۔ وُلگیٹ کے قدیمی قلمی نُسخوں کی تعداد آٹھ ہزار سے بھی زیادہ ہے۔

۵۔ قبطی تراجم :۔

یہ تین ترجمے ہیں اور ان تین ترجموں کے نام بُحاری، سہیدی اور بشموری ہیں اور یہ ترجمے شمالی وسطی اور جنوبی مصر کے مسیحیوں کے لئے دوسری صدی مسیحی میں کئے گئے تھے۔ یہ تراجم آج تک موجود ہیں۔ بُحاری ترجمہ دوسری صدی کے شروع میں کیا گیا تھا۔ اس کے کچھ عرصے بعد سہیدی اور بشموری ترجمے کئے گئے۔ بشموری کو فیومی بھی کہتے ہیں ان تراجم کی بے شمار نقلیں ہوتی رہیں چنانچہ انہیں ترجموں کے نقل شدہ نُسخے چوتھی اور پانچویں صدی کے بھی موجود ہیں۔

۶۔ گوشی ترجمہ :۔

ملکِ مصر کے جنوب میں گوشی زبان مروج تھی اس زبان میں بائبل مقدس کا ترجمہ چوتھی صدی مسیحی میں کیا گیا تھا۔

۷۔ اِیتھی اوپیائی ترجمہ :۔

اِیتھی اوپیا یا ملکِ حبشہ میں مسیحی مذہب کی اشاعت چوتھی صدی مسیحی میں کی گئی تھی اور اسی صدی میں بائبل کا ترجمہ حبشہ کی

زبان میں کیا گیا تھا۔

۸۔ گاتھی ترجمہ :۔

گاتھ زبان میں بائبل مُقدس کا ترجمہ چوتھی صدی مسیحی میں کیا گیا تھا۔

۹۔ ارمنی ترجمہ :۔

ارمنی ترجمہ پانچویں صدی مسیحی میں ہوا تھا اس زبان میں بائبل مُقدس کا ترجمہ ملکِ آرمینیا میں مستعمل رہا۔ ان تراجم سے ثابت ہوتا ہے کہ بائبل مُقدس ہمیشہ یکساں رہی ہے یعنی یہ اصلی ہے۔ اور بدلی ہوئی نہیں ہے۔ اور یہ بائبل مُقدس کے غیر محرّف ہونے کا تیسرا ثبوت ہے

سامری توریت :۔

چند باتوں کے فرق کے سوا سامری توریت یہودی توریت سے متفق ہے یہ پُرانے عبرانی رسم الخط میں لکھی ہوئی پائی جاتی ہے۔ سامری توریت کے رسم الخط کی وجہ سے اس رسم الخط کو سامری رسم الخط بھی کہتے ہیں چونکہ سامری توریت کا بہت بڑا حصہ وہی ہے جو یہودی توریت کا متن ہے۔ اس وجہ سے سامری توریت بھی یہودی توریت کے متن کی ایک گواہ ہے اور یہ یہودی توریت اور بائبل کی صحت کا چوتھا ثبوت ہے

تعلیم اور وعظوں کے قدیمی قلمی نسخے :-

ہمارے پاس وعظوں کی کتابوں کے بے شمار قدیمی قلمی نسخے ہیں۔ قدیم زمانے میں ہمارے بزرگانِ دین جو وعظ کیا کرتے تھے وہ اُن وعظوں کو قلمبند کر لیا کرتے تھے۔ اُن وعظوں میں وہ کثرت سے بائبل کا اقتباس کرتے تھے۔ وعظوں کی اُن کتابوں میں جو اقتباسات پائے جاتے ہیں۔ ہمارے عُلما نے بڑی عرق ریزی سے اُن کا مطالعہ اور اُن کا شمار کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ اُن مختلف کتابوں میں آٹھ آیتوں کے سوا ساری بائبل کا اقتباس پایا جاتا ہے اور وہ آٹھ آیتیں جن کا اقتباس نہیں کیا وہ ایسی ہیں جیسے سلیمان کے اتنے گھوڑے تھے اور فلاں پہاڑ فلاں جگہ ہے وغیرہ۔ اُن اقتباسات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جو بائبل اب ہمارے پاس ہے یہ اُس بائبل کے عین مطابق ہے جو وعظوں کی کتابوں کے واعظ مصنفین کے پاس تھی اور یہ پانچواں ثبوت ہے کہ بائبل تبدیل شدہ نہیں ہے۔

وعظوں کی کتابوں کے علاوہ ہمارے پاس اُن مختلف کتابوں کے قدیمی قلمی نسخے ہیں جو قدیم زمانے میں مسیحی مذہب کی تعلیم کے بارے میں تصنیف کی گئی تھیں۔ اِلٰہیات کی اُن کتابوں میں مسائلِ دین کو ثابت کرنے کیلئے بائبل سے کثرت سے اقتباس کئے گئے ہیں۔ اور اُن کتابوں میں جو اقتباسات پائے جاتے ہیں اُن سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ موجودہ بائبل اُس وقت کی بائبل سے مختلف نہیں ہے۔ موجودہ بائبل اُس وقت کی بائبل کے عین مطابق ہے

لہٰذا یہ بدلی ہوئی نہیں ہے اور یہ بائبل کے غیر محرف ہونے کا چھٹا ثبوت ہے۔

رسولی بزرگوں کی تصانیف :-

رسولی بزرگوں یعنی رسولوں کے شاگردوں نے پہلی صدی کے دوسرے نصف اور دوسری صدی کے پہلے نصف میں جو کتابیں تصنیف کیں اُن میں کتبِ مقدسہ کے اقتباسات پائے جاتے ہیں۔ اُن کتابوں کے نام یہ ہیں رومی کلیمنس کا خط۔ رومی کلیمنس کے نام کا دوسرا خط۔ مُقدّس اِگناشیئس کے سات خطوط۔ مُقدّس پولیکارپ کا خط۔ فلپیوں کو مُقدّس پولیکارپ کا شہادت نامہ۔ دیداخے یا رسولوں کی تعلیم۔ برنباس کا خط۔ ہرمس کا چوپان اور دیاگنیتس کے نام خط۔

رسولی بزرگوں کی تصانیف میں سے برنباس کا خط اُس برنباس کی تصنیف نہیں ہے جو مُقدّس پولوس رسول کا ساتھی رہا تھا بلکہ کسی نامعلوم رسولی بزرگ کی تصنیف ہے جو برنباس کے خط کے نام سے مشہور ہے اور مُقدّس کلیمنٹ یا کلیمنس کا پہلا خط تو اُسی کی تصنیف ہے۔ لیکن اُس کے نام کا دوسرا خط اُس کی تصنیف نہیں ہے یہ خط کسی نامعلوم رسولی بزرگ کی تصنیف ہے۔ جو مقدس کلیمنٹ کے دوسرے خط کے نام سے مشہور ہو گیا۔

دیداخے یونانی زبان کا لفظ ہے اور اس کا مطلب تعلیم ہے اس کتاب کو رسولوں کی تعلیم اور بارہ رسولوں کی تعلیم کہتے ہیں۔ اس

کتاب کا مصنف بھی معلوم نہیں ہے۔ یہ کتاب کسی رسولی بزرگ نے پہلی صدی مسیحی کے آخر یا دوسری صدی مسیحی کے شروع میں تصنیف کی تھی برنباس کا خط۔ ہرمس کا چوپان اور دیاگینتس کے نام خط۔ ان تصانیف کے مصنفوں کے بارے میں اتفاقِ رائے نہیں ہے مگر یہ کتابیں یا تو اُن ستر میں سے بعض کی تصنیف ہیں۔ جنہیں خُداوند یسُوع نے مقرر کیا تھا اور جو دوسرے درجے کے رسول تھے اور یا رسولوں کے دیگر شاگردوں کی تصنیف ہیں مگر یہ سب کتابیں پہلی صدی مسیحی کے دوسرے نصف یا دوسری صدی کے پہلے نصف کی تصانیف ہیں اور ان میں جو اقتباسات پائے جاتے ہیں اُن سے ظاہر ہے کہ اُن کے پاس وہی بائیبل تھی۔ جو اَب ہمارے پاس ہے اور یہ ساتواں ثبوت ہے کہ بائیبل غیر محرّف ہے۔

دوسری صدی مسیحی کے شروع میں ایک شخص طیشن (ططیان) نے ایک کتاب بنائی جس کا نام دیاتسیارون ہے یہ یونانی نام ہے اور اس کا مطلب ہے چار سے یا چار کے ذریعے سے ہے۔ یعنی چار کے ذریعے سے لکھی ہوئی انجیلوں کی تطبیق۔ یہ کتاب تطبیق اناجیل اربعہ تھی۔ اس میں چاروں انجیلوں کے بیانات کو مِلا جُلا کر لکھا گیا تھا یہ کتاب سب کلیساؤں میں پڑھی جاتی تھی اور بڑی مشہور اور مقبول تھی اور اَب بھی موجود ہے۔ چونکہ اس میں چاروں انجیلوں کے بیانات درج کئے ہوئے تھے اس لئے اس کتاب سے ثابت ہوتا ہے کہ جو اناجیلِ اربعہ اَب ہمارے ہاتھوں میں ہیں۔ دوسری صدی مسیحی میں بھی وہی تھیں۔ اور یہ بائیبل مُقدّس کے غیر

محرّف ہونے کا آٹھواں ثبوت ہے۔

مسیحیت کی ابتدائی صدیوں میں اس کے مخالفوں نے اس کے خلاف کتابیں لکھیں چنانچہ لُوشیان سیلسس۔ پارفیری اور ہیروکلیز مشہور مخالفین ہوئے ہیں۔ ان کی کتابوں میں بائیبل کے کثیر اقتباسات پائے جاتے ہیں۔ اُنکے اقتباسات سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ اُن کے پاس وہی بائیبل تھی جو اَب ہمارے پاس ہے اور یہ بائیبل مُقدّس کے تبدیل شدہ نہ ہونے کا نواں ثبوت ہے۔

حامیانِ مسیحیت نے مخالفینِ مسیحیت کے اعتراضات کے جواب میں جو کتابیں تصنیف کیں اُن میں اُنہوں نے بائیبل کے اقتباسات کثرت سے درج کئے جو موجودہ بائیبل میں پائے جاتے ہیں۔ اور یہ دسواں ثبوت ہے کہ بائیبل تبدیل نہیں ہوئی۔ تِلکَ عَشَرۃٌ کامِلَۃٌ۔ یہ پورے دس ہوئے۔

باب سوئم :-

تنقیدِ ادنیٰ و تنقیدِ اعلیٰ

تنقید کیا ہے :-

تنقید کا معنیٰ پرکھنا یا نکتہ چینی ہے۔ نکتہ کا معنیٰ باریک بات ہے اور نکتہ چینی کا معنیٰ باریک باتیں چننا ہے پس نکتہ چینی کسی بات کو پرکھنا ہے اور پرکھنا صرف عیب معلوم کرنے اور عیب بتانے کو نہیں کہا جا سکتا بلکہ پرکھنا تبھی ٹھیک ہو سکتا ہے جبکہ کسی چیز کی خوبیاں اور عیوب دونوں بیان کئے جائیں صرف عیب بیان کرنے کو تنقید یا نکتہ چینی نہیں کہتے صرف عیب معلوم کرنے کو عیب جوئی کہتے ہیں اور صرف عیب بیان کرنے کو عیب گوئی کہتے ہیں پس تنقید یا نکتہ چینی کسی چیز کی خوبیاں اور عیب بیان

کرنے کو کہتے ہیں۔ تنقید اور نکتہ چینی پرکھنا ہے عیب جوئی اور عیب گوئی نہیں ہے۔

تنقیدِ متن کا علم اور سامان :-

تنقیدِ ادنیٰ ایک خاص علم کا نام ہے اور یہ ایک خاص قسم کی تنقید یا نکتہ چینی ہے تنقید کا یہ علم بائیبل کی تنقید کا علم ہے اور یہ تنقیدِ ادنیٰ بائیبل کے متن کی تنقید ہے۔ نقّاد یا نکتہ چینی کا عالم تنقید یہ معلوم کرتا ہے۔ کہ کیا بائیبل کا متن اب وہی ہے اور ویسا ہی ہے جیسا کہ انبیاء اور رُسل یعنی ملہمین کے ہاتھوں سے نکلا تھا۔ وہ یہ معلوم کرتا ہے کہ کیا کتابیں وہی ہیں۔ فقرے وہی ہیں الفاظ وہی ہیں اور ہجے وہی ہیں یعنی الفاظ کے حروف وہی ہیں بعض [illegible] یہ معلوم کرتا ہے کہ ملہم نے کیا کہا لکھا تھا پس یہ کام محنت شاقہ سر دردی اور جان جوکھوں کا ہے۔ لیکن ہمارے بہادروں نے اس کام کو بطورِ احسن سر انجام دیا ہے۔ اُسے الفاظ فقرات اور کتابوں کی کتابوں کو پرکھنا ہوتا ہے ایسا کرنے کے لئے اُس کے پاس سامان ہونا چاہیئے۔

نقادانِ تنقیدِ متن کے پاس بائیبل مُقدّس کے متن کی اصلیت کو پرکھنے کے لئے یہ سامان موجود ہے۔ مسیحی عُلمائے تنقید ادنیٰ کے پاس اصل زبانوں کے جن میں بائیبل لکھی گئی تھی سینکڑوں بلکہ ہزاروں قلمی نُسخے یا مخطوطات موجود ہیں پُرانے عہد نامے کے مخطوطات یا

قلمی نسخے مسیح سے ایک دو سو سال پہلے کے اور پہلی صدی مسیحی کے ہیں۔

قلمی نسخہ یا مخطّط اُس کتاب کو کہتے ہیں جو چھپی ہوئی نہ ہو۔ بلکہ ہاتھ سے یعنی قلم سے لکھی ہوئی ہو اسی لئے ایسی کتابوں کو انگریزی میں مینوسکرپٹ MANUSCRIPT کہتے ہیں۔ لاطینی میں مانُس (MANUS) کا معنیٰ ہاتھ ہے اور SCRIPTUM کا معنیٰ لکھا ہوا ہے۔ پس مینوسکرپٹ کا معنیٰ ہے ہاتھ سے لکھا ہوا۔ ہم ایسی کتابوں کو قلمی کتابیں کہتے ہیں۔ یعنی قلم سے لکھی ہوئی کتابیں۔ چھاپہ تو پندرھویں صدی مسیحی میں ایجاد ہوا۔ اس سے پہلے سب کتابیں ہاتھ سے یا قلم سے لکھی جاتی تھیں اس لئے اُن کو ہاتھ کی لکھی ہوئی یا قلم سے لکھی ہوئی کتابیں کہتے ہیں۔

نُسخہ کا معنیٰ کتاب یا لکھا ہوا ہے اور مخطط کا معنیٰ خط کیا گیا یا لکھا ہوا ہے۔ خط کا معنیٰ ہاتھ کا لکھا ہے پس مخطط یا نُسخہ ایک ہی بات ہے۔ ہم ہاتھ سے لکھے ہوئے نُسخوں کو قلمی نُسخے کہتے ہیں مُخطط کی جمع مُخططات ہے یعنی نُسخے یا کتابیں۔

پُرانے عہدنامے کے قلمی نُسخے پہلی صدی مسیحی کے بعد کے بھی ہیں۔ جو نُسخے مسیح سے پہلے کے اور پہلی صدی مسیحی کے ہیں وہ بحیرۂ مردار کے پاس کے پہاڑی علاقہ کی وادئ قُمران کی پہاڑیوں کے غاروں سے دستیاب ہوئے ہیں اور نئے عہدنامے کے اصل زبان کے یعنی یونانی کے دوسری تیسری چوتھی پانچویں اور چھٹی صدی کے نُسخے کثیر تعداد میں مسیحی لائبریریوں میں موجود ہیں۔

ان کے علاوہ قدیم ترجمے ہیں جن کے کثیر نُسخے ہمارے پاس موجود ہیں۔ پُرانا لاطینی ترجمہ اور پُرانا شامی ترجمہ یہ دوسری صدی کے ترجمے ہیں۔ تین قبطی ترجمے یعنی مصری زبانوں کے ترجمے ہیں یہ تیسری یا چوتھی صدی کے ہیں۔ پیشتو شامی ترجمہ یا تو دوسری صدی کا ہے یا چوتھی صدی کا ہے اور ولگیٹ لاطینی ترجمہ چوتھی صدی کے آخر اور پانچویں صدی کے شروع کا ہے۔ یہ ترجمہ مُقدّس جیروم نے کیا تھا مسیحی عُلما کے پاس اس ترجمے کے آٹھ ہزار سے بھی زیادہ قلمی نُسخے موجود ہیں۔

اصل زبانوں کے نُسخوں اور قدیم ترجموں کے نُسخوں کے علاوہ اُن کے پاس قدیم کُتب اوراد کے نُسخے ہیں ان کو لیکشنریاں بھی کہتے ہیں۔ قدیم کلیسیا میں جو سال میں انجیل اور خطوں وغیرہ کے حصّے پڑھے جاتے تھے۔ اُن [illegible] حصّوں کی سال بھر کے [illegible] ایک [illegible] ہوئی ہوتی تھی مسیحی جماعت کی عبادت کے وقت اُس کتاب میں سے بعض حصوں کی تلاوت کی جاتی تھی۔ وِردوں کی ایسی کتاب کو انگریزی میں لیکشنری (LECTIONARY) کہتے ہیں۔ کُتب اوراد یا لیکشنریاں ہزاروں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں لکھی گئیں اُن میں سے جو کتابیں تلف ہونے سے بچ گئی ہوئی ہیں وہ ہمارے پاس ہزاروں کی تعداد میں محفوظ اور موجود ہیں۔

ان کے علاوہ ہمارے پاس تعلیمی کتابیں ہیں یعنی وہ کتابیں جن میں مسیحی علمِ الٰہی بیان کیا گیا ہے اور مسیحی تعلیم کو واضح اور ثابت کرنے کے لئے اُن تعلیمی اور علمِ الٰہی کی کتابوں میں بائبل مُقدّس کی

آیات کا کثرت سے استعمال کیا گیا ہے۔ اور ہمارے پاس قدیم بزرگانِ دین کے وعظوں کی کتابیں ہیں یہ وہ کتابیں ہیں جن میں اُن کے وعظ درج ہیں۔ اور وہ اپنے وعظوں میں بائبل مُقدّس کی آیات کثرت سے پیش کیا کرتے تھے۔ ان کتابوں کی بھی مسیحیوں کے پاس کثیر تعداد موجود ہے۔

پھر بہت سی کتابیں ہمارے پاس ایسی موجود ہیں جن میں پُرانے زمانے کے مسیحی علما نے بحث لکھی ہوئی ہے اور بحث کرتے وقت وہ بائبل مُقدّس کی آیات پیش کیا کرتے تھے پس ان کتابوں سے بھی ہمیں پُرانے زمانے کی بائبل کی آیات یا بائبل دستیاب ہوتی ہے

ان کے علاوہ ہمارے پاس وہ کتابیں بھی ہیں جو مسیحیت کے دشمنوں یعنی بت پرست مذہب کے علمانے مسیحیت کے خلاف [illegible] لکھتے [illegible] پھر اُن پر حملہ کرتے ہیں یعنی اُن پر اعتراض کرتے ہیں پس اُن دشمنوں کی کتابوں سے بھی پتہ ملتا ہے کہ اُن کے ہاتھوں میں جو ہماری بائبل تھی وہ کیسی تھی اور اُس میں کیا لکھا تھا۔

تنقیدِ ادنےٰ کے علما کے پاس یہ سامان ہے جس کو پرکھ کر وہ بائبل کا اصلی متن معلوم کرتے ہیں۔ تنقیدِ متن کے علما بڑی عرق ریزی اور محنتِ شاقہ کے بعد ان سب ذرائع کا خوب استعمال کرنے سے اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ بائبل مُقدّس ہرگز مُحرّف بدلی ہوئی یا تبدیل شدہ نہیں ہے بلکہ یہ اصلی ہے اور متن کے اصلی ہونے کے اعتبار سے دُنیا کی بہترین کتاب ہے یعنی بہترین محفوظ کتاب ہے جیسا

اس کا متن محفوظ ہے۔ وہ اپنی مثال آپ ہی ہے یعنی اس کا متن بے مثل طور پر محفوظ ہے۔

کتابت کی غلطیاں اور اصلاح قدرتی بات ہے :-

بائبل مُقدّس کے متن کے محفوظ ترین ہونے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ بائبل مُقدّس کے کاتبوں یا نقل نویسوں سے کبھی زیر زبر کی بھی غلطی نہیں ہوئی ہم مسیحی ایسی جھوٹی باتیں ماننے والے نہیں۔ ایسی جھوٹی باتیں اور گپیں ماننے والے اور لوگ ہیں۔ لکھتے لکھتے کبھی بھی کسی غلطی کا نہ ہونا غیر قدرتی بات ہے۔ ایک پوسٹ کارڈ لکھیں تو اُس میں بھی یا تو کوئی لفظ چھوٹ جاتا ہے یا دو دفعہ لکھ دیا جاتا ہے۔ اب جب کتابیں چھپتی ہیں تو پہلے کاتب احتیاط سے لکھ[illegible] کا لکھا ہوا پروف کوئی اور پڑھتا ہے اور اگر پروف کی سب غلطیوں کو درست کر دیا جائے تو پھر وہ اور غلطیاں کر دیتا ہے۔

بائبل مُقدّس کا کاتب اگرچہ اُس کی کتابت نہایت احتیاط سے کیا کرتے تھے۔ مگر پھر بھی اُن سے کوئی نہ کوئی غلطی ہوتی رہتی تھی۔ لکھتے وقت غلطیاں ہوئے بغیر نہیں رہ سکتیں اس لئے کتابت کی غلطیاں ہو جانے سے کوئی کتاب بدلی ہوئی نہیں کہی جا سکتی ایسی غلطیاں ہوتی آئی ہیں ہوتی رہتی ہیں اور ہوتی رہیں گی۔ کوئی کتاب ایسی نہیں جسے لکھتے وقت کتابت کی غلطیاں نہ ہوتی ہوں کتابت کی غلطیوں سے کوئی کتاب بدلی ہوئی نہیں ہوتی اور نہ وہ اتنے

سے بدلتی ہے۔

لکھنے والوں سے بعض غلطیاں ایسی ہو جاتی ہیں کہ دوسرے پڑھنے والے کو اُن کا فوراً پتہ چل جاتا ہے اور بعض غلطیاں مختلف نسخوں کا باہمی مقابلہ کرنے سے معلوم ہو جاتی ہیں۔ سب کاتب ایک ہی غلطی نہیں کرتے کوئی ایک غلطی کرتا ہے تو کوئی دوسری یعنی مختلف کاتب مختلف غلطیاں کرتے ہیں۔ اس وجہ سے مختلف نسخوں کا مقابلہ کرنے سے سب غلطیاں معلوم ہو جاتی ہیں مثلاً ہماری اُردو بائبل جو روم میں چھپی ہے۔ اُس میں آدم کی عمر نوسو تیس برس کی بجائے نوسو برس لکھی ہے۔ کاتب سے لفظ تیس چھوٹ گیا ہوا ہے۔ اور یہ غلطی کسی پھر چھپنے والے ایڈیشن میں درست کر دی جائے گی۔

[illegible] کی لکھی ہوئی کتابیں اب موجود نہیں ہیں۔ اب اُن کی نقلیں موجود ہیں مگر نقلیں مطابق اصل کے ہیں اور ہر ایک نقل میں کوئی نہ کوئی غلطی ہونے کے باوجود بھی کتابیں اصلی ہی ہیں۔ اگر ایک کاغذ پر بیس الفاظ بالکل صحیح لکھے ہوئے ہوں اور اُس کاغذ سے بیس لڑکوں کو اُن بیس الفاظ کی املا لکھائی جائے اور ہر ایک لڑکا ایک ایک مختلف غلطی کرے اور اصلی کاغذ جس پر بیس لفظ صحیح لکھے ہوئے ہوں ضائع ہو جائے یا کھو جائے تو اُن بیس کے بیس غلط کاغذوں سے جو بیس لڑکوں نے لکھے ہوں۔ ایک بالکل صحیح کاغذ نکالا اور تیار کیا جا سکتا ہے کیونکہ ایک لفظ جو ایک لڑکے نے غلط لکھا ہوگا باقی کے اُنیس لڑکوں نے وہ لفظ صحیح لکھا ہوا ہوگا۔

پانچ الفاظ کی مثال

ہم اس مثال کو پانچ شخصوں کے پانچ الفاظ سے واضح کرتے ہیں۔ پانچ شخصوں کو پانچ الفاظ لکھائے گئے جن میں سے ہر ایک نے ایک ایک لفظ غلط لکھا اس لئے کوئی کاغذ بھی پورا صحیح نہیں تھا مگر اُن کا باہمی مقابلہ کرنے سے بالکل صحیح کاغذ نکالا اور تیار کیا جا سکتا ہے۔ اور تلف شدہ یا کھویا ہوا کاغذ جس میں سب الفاظ صحیح لکھے ہوئے تھے معلوم کیا جا سکتا ہے۔ پانچ اشخاص کے نام ا۔ ب۔ ج۔ د اور ہ ہیں اور پانچ الفاظ باپ خانہ۔ باب۔ بات اور فرض ہیں اُن کے کاغذوں میں یہ الفاظ یوں لکھے ہوئے پائے گئے۔ اصل کاغذ کے سب صحیح الفاظ معلوم کریں۔

ا - باپ - خانہ - بابب - بانت - قرض
ب - باپ - خانہ - باب - پات - قرض
ج - باپ - خانہ - یاب - بات - فرض
د - پاپ - خانہ - باب - بات - فرض
ہ - باپ - کھانا - باب - بات - قرض

پہلا لفظ چار نے باپ لکھا ہے اور ایک نے پاپ تو معلوم ہوا کہ اُس تلف شدہ کاغذ میں پہلا لفظ باپ تھا دوسرا لفظ چار نے خانہ اور ایک نے کھانا لکھا ہے پس دوسرا لفظ اُس کاغذ میں خانہ تھا تیسرا لفظ چار نے باب اور ایک نے یاب لکھا ہے پس چوتھا صحیح لفظ بات ہے پانچوں لفظ چار نے فرض اور ایک نے قرض لکھا ہے پس پانچواں اصلی لفظ فرض ہے اور پانچوا اصلی الفاظ

باپ، خانہ، رباب، بات اور فرض ہیں۔

اسی طرح بائیبل مُقدس کے نُسخوں کا آپس میں مقابلہ کرنے سے صحیح عبادت اور درست الفاظ کا پتہ چل جاتا ہے۔ جس قدر قلمی نُسخے زیادہ ہوں گے غلطیاں بھی اُسی قدر زیادہ ہوں گی مگر درستی اور تصحیح بھی اُسی قدر آسان معتبر اور یقینی ہو گی بائیبل مُقدس کے قلمی نُسخوں اور اُن کی تصحیح یا درستی کرنے کا یہی حال ہے۔

بائیبل مُقدس کے قلمی نُسخوں کی بعض غلطیاں خود بخود اور آسانی سے معلوم ہو جاتی ہیں اور مقابلہ کرنے سے تصحیح بالکل یقینی ہو جاتی ہے۔ مثلاً دبورہ کے دفن ہونے کی بابت سب قلمی نُسخوں میں یہ آیا ہے کہ وہ بلوط کے درخت کے نیچے دفن ہوئی مگر ایک لاطینی نُسخے میں غلطی سے نیچے کی بجائے اوپر لکھ دیا گیا یعنی وہ بلوط کے درخت کے [illegible] بارے میں سب قلمی نُسخوں میں یوں لکھا ہے کہ "ربقہ کی دایہ دبورہ مرگئی اور بیت ایل کی ترائی میں بلوط کے درخت کے نیچے دفن ہوئی" پیدائش ۳۵ : ۸ مگر اُس لاطینی نُسخے میں یوں لکھ دیا گیا کہ "ربقہ کی دایہ دبورہ مرگئی اور وہ بیت ایل کی ترائی میں بلوط کے درخت کے اُوپر دفن ہوئی" یہ غلطی خود بخود اور آسانی سے معلوم ہو جاتی ہے کہ مُردہ درخت کے نیچے دفن کیا جا سکتا ہے درخت کے اُوپر دفن نہیں کیا جا سکتا۔

پُرانے عہدنامے کی ایک کتاب میں ایک شخص کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ اسمٰعیلی تھا مگر پُرانے عہدنامے کی ایک اور کتاب

میں اُس کو اسرائیلی لکھا ہے۔ اُس کے اسرائیلی لکھے جانے کی غلطی بھی آسانی سے معلوم ہو جاتی ہے۔ اسرائیلی لکھنے کی کیا ضرورت تھی کیونکہ اسرائیلی تو یہودیوں کی ساری قوم تھا۔ پس جہاں اُسے اسمٰعیلی لکھا ہے وہ درست ہے اور جہاں اسرائیلی لکھا ہے وہ غلط ہے۔ جہاں اسرائیلی لکھا ہے وہاں بھی اسرائیلی کی بجائے اسمٰعیلی چاہئیے۔

۲۔ اخبار (۲۔ تواریخ) ۲۲ : ۲ میں لکھا ہے کہ "اخزیاہ بیالیس ۴۲ سال کا تھا جب وہ سلطنت کرنے لگا" مگر جب اُس کا باپ یہورام مرا تو اُس کی عمر اُس وقت چالیس ۴۰ سال تھی گویا اُس وقت وہ اپنے باپ سے بھی دو سال بڑا تھا بائیبل مُقدس کی اندرونی شہادت سے معلوم ہوتا ہے کہ ۴۲ کاتب کی غلطی سے لکھا گیا ہے اصل میں یہاں ۲۲ تھا ملاحظہ ہو "اخزیاہ ۲۲ برس کا تھا جبکہ بادشاہ ہوا" ۲۔ ملوک (۲۔ سلاطین) ۸ : ۲۶ لیس ۲۔ اخبار ۲۲ : ۲ میں کاتب نے ۲۲ کی بجائے ۴۲ لکھ دیا اور اُس سے ایسی مکروہ غلطی واقع ہوئی کہ بیٹے کی عمر باپ سے بھی بڑھ گئی۔

حقیقت سے ناواقف معترض یہی کہتے ہیں کہ یہ بائیبل کی کیسی نامعقولیت ہے لیکن یہ بائیبل کی نامعقولیت نہیں بلکہ بائیبل کے نقل نویس کی کتابت کی غلطی ہے جس طرح کاتبوں سے کتابت کی غلطی ہو جانا قدرتی بات ہے اُسی طرح اُن کی تصحیح اور اصلاح کر لینا بھی قدرتی بات ہے چنانچہ کیتھولک اُردو ترجمے میں اس کی تصحیح کر دی گئی ہے۔

ایک اور غلطی جو اندرونی شہادت سے درست ہو سکتی ہے۔

دو یہ ہے کہ شاؤل شاہِ اسرائیل کی بیٹی میکل بے اولاد مری تھی دیکھئے ۲-سموئیل ۶: ۲۳ مگر ۲-سموئیل ۲۱: ۸ میں لکھا ہے کہ "شاؤل کی بیٹی میکل کے پانچ جو برزلی محولاتی کے بیٹے عدری ایل کے لئے جن کو پکڑا" وہ میکل کے بیٹے نہیں تھے بلکہ میکل کی بہن کے بیٹے تھے۔ جس کا نام میرب تھا۔ عبرانی میں تو ۲-سموئیل ۲۱: ۸ میں میکل لکھا ہے لیکن قدیم تراجم میں میکل کی بجائے میرب لکھا ہے۔ وہی صحیح ہے۔ میکل داؤد سے بیاہی گئی تھی دیکھئے ۱-سموئیل ۱۸: ۲۷ یہاں ۲-سموئیل ۲۱: ۸ میں یا تو میکل کی بہن چاہیئے یا میرب لیکن زیادہ صحیح میرب ہی ہے۔ میکل غلطی سے لکھا گیا ہے۔ اور قدیم ترجموں میں بھی میکل کی بہن نہیں میرب ہے۔

پس اندرونی شہادت سے معلوم ہو جاتا ہے کہ یہاں نقل نویس نے غلطی سے میرب کی بجائے میکل لکھا ہے۔ دو عبرانی نسخوں میں میرب ہے سپٹواجنٹ میں میرب ہے۔ اور دیگر ترجموں میں بھی میرب ہے۔ ترگوم میں لکھا ہے کہ میکل نے ان بیٹوں کو لے پالک بنا لیا ہوا تھا۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ یہ بات اس غلط قرأت کو راست ثابت کرنے کے لئے گھڑی گئی ہے اصل بات یہی ہے کہ کتابت کی غلطی کی وجہ سے یہاں میرب کی بجائے میکل لکھا گیا ہے۔ بعض جدید ترجموں میں اب اس غلطی کی درستی کر دی گئی ہے۔

ایک اور غلطی یہ ہے کہ داؤد کو جاد نبی نے جو تین سزائیں سنائیں اُن میں سے ایک تین سال کا قحط تھی مگر ۲-سموئیل ۲۴: ۱۳ میں سات سال کا قحط لکھا ہے کاتب نے غلطی سے تین کی بجائے

سات لکھ دیا۔ اس کے [illegible] آگے بھاگنا اور تین دن کی مری سے یہ معلوم [illegible] یکسانیت اور مشابہت نہیں ہو سکتی ہے [illegible] بھی تین ہی کا کوئی عرصہ ہو تین تین اور سات میں یکسانیت قائم نہیں رہتی بلکہ زائل ہو جاتی ہے۔ دوسرا یہ کہ ۱-اخبار (۱-تواریخ) ۲۱: ۱۲ میں تین برس کی قرأت پائی جاتی ہے جس سے ظاہر ہے کہ ۲-سموئیل ۲۴: ۱۳ میں کاتب نے غلطی سے تین برس کی بجائے سات برس لکھ دیا کیتھولک اُردو ترجمے میں اس غلطی کی بھی اصلاح ہو چکی ہے۔

بائیبل مقدس کے نقل نویسوں نے زیادہ غلطیاں عددوں کے نقل کرنے میں کی ہیں اور اس سے کم ناموں کے نقل کرنے میں لیکن خدا کا شکر ہے کہ تعلیم کے نقل کرنے میں شاید ہی کہیں غلطی کی ہو تو کی ہو۔ یہ خدا کا بڑا فضل ہے کہ انہوں نے تعلیموں کے نقل کرنے میں غلطیاں نہیں کیں اگرچہ وہ بڑی احتیاط سے نقل نویسی کا کام کرتے تھے مگر پھر بھی عددوں اور ناموں وغیرہ کے بارے میں اُن سے غلطیاں ہوتی رہی ہیں۔ اور ہوتی رہیں گی اور اُن کی درستی اور تصحیح بھی ہوتی رہی ہے اور ہوتی رہے گی۔ تنقیدِ ادنیٰ یا تنقیدِ متنِ بائیبل کے علما کا فیصلہ یہ ہے کہ بائیبل مقدس کا متن محفوظ ترین متن ہے۔

تنقیدِ اعلیٰ کا علم :-

تنقیدِ اعلیٰ تحقیق و تدقیق کی وہ شاخ ہے جو تصنیف، تاریخ اور
تالیف کے سوالوں سے تعلق رکھتی ہے اس میں اس بات کا بیان
پایا جاتا ہے کہ بائبل کی فلاں کتاب کا مصنف کون ہے اُس نے
وہ کتاب کب لکھی اور اگر اُس نے تحریری سامان استعمال کیا تو
کن کن ذرائع سے اپنی کتاب تالیف کی۔ اس کو تنقیدِ اعلیٰ اس لئے
کہتے ہیں کیونکہ اس میں اعلیٰ درجے کی تحقیق و تدقیق کی جاتی ہے اور
اس کا تنقیدِ ادنیٰ سے امتیاز ہو جاتا ہے جو کہ تنقیدِ متن ہے۔
تنقیدِ اعلیٰ کے باعث بائبلِ مقدس کے بارے میں انتہائی درجے
کی تحقیق و تدقیق کی گئی ہے [illegible] بہت سی صحیح
معلومات حاصل ہوئی ہیں۔ بعض علما نے بہت غلط نتائج نکالے
اور بعض نے حد سے بہت بڑھی ہوئی تنقید کی اور اس لئے اُنکے
نتائج نا راست اور نا درست تھے۔ غلط اور نادرست نتائج نکالنے
اور اُن کی تشہیر کرنے سے سخت نقصان پہنچا لیکن محققین اور مدققین
کی کثیر تعداد نے بائبل مقدس کی تحقیق و تدقیق کو چار چاند لگا دیئے
ہیں اور اُس سے مسیحی مذہب کی صداقت کو بہت تقویت پہنچی
ہے۔ بہت سے پرانے خیالات جو محض روایتی خیالات تھے وہ
غلط ثابت ہو کر معدوم ہو گئے ہیں اور اُنہیں جیسے اور خیالات معدوم
ہوتے جاتے ہیں اور تحقیق شدہ خیالات اُن کی جگہ لیتے جاتے ہیں
علما نے دو گروہ ہیں ایک قدامت پسندوں کا اور ایک آزاد

خیالوں کا۔ قدامت پسندوں کی بعض باتیں غلط ثابت ہو چکی ہیں
اور اسی طرح بعض باتیں آزاد خیالوں کی بھی جھوٹی ثابت ہو چکی ہیں
اور غلط اور جھوٹی ثابت ہوتی رہتی ہیں۔ جو مسائل عہدِ عتیق اور عہدِ
جدید سے متعلق ہیں اُن کے بارے میں اختلافِ آرا پایا جاتا ہے
عہدِ عتیق میں سے توریت کے بارے میں علمائے تنقیدِ اعلیٰ کی رائے
یہ ہے یا اُن کی تحقیق کا نتیجہ یہ ہے کہ توریت کے بارے میں پہلے
جہاں یہ مانا جاتا تھا کہ توریت کی پانچوں کتابیں ایک ہی کتاب ہے
اور موسیٰ اس کا مصنف ہے اب تحقیق سے یہ معلوم ہوا ہے کہ
یہ ایک کتاب نہیں ہے اور نہ یہ حضرت موسیٰ کی لکھی ہوئی ہے۔
بلکہ کم از کم چار کتابوں سے تالیف کی ہوئی ہے اور وہ کتابیں حضرت
موسیٰ کے زمانے کے بعد لکھی گئی تھیں اور اُن کو ملا جلا کر ایک بنانے
کا کام اور بھی بعد میں ہوا تھا۔

یہوہ نامی روایت :-

جو روایات کئی سو سال سے اسرائیل کے جنوبی حصہ میں یعنی
یہودیہ میں موجود تھیں اُن کو سنہ ۹۵۰ ق م کے قریب تحریری صورت
میں اکٹھا کر دیا گیا۔ علمائے بائبل روایات کے اس مجموعے کو ایک خاص
نام دیتے ہیں وہ اسے یہوہ نامہ کی روایت کہتے ہیں اس نام کی
وجوہ میں سے ایک وجہ یہ ہے کہ اس مجموعے میں خدا کو یہوہ کہا گیا
ہے اور اس لئے روایت کے اس مجموعے کو یہوہ نامہ کہا گیا ہے۔
چونکہ یہوہ کا پہلا حرف ی ہے اس لئے اسے ی روایت کہتے ہیں

ہی یہوہ نامہ کی روایت یا وہ روایت جو یہوہ نامہ میں پائی جاتی ہے۔ علما اکثر دفعہ یہوہ (   ) نامہ کو اختصاراً "ی" کہتے ہیں۔

یہوہ نامہ اسرائیل کے جنوب میں یعنی یہوہ کی سلطنت میں ایک بہت قدیمی روایت کی تحریری صورت تھی۔ جن تحریر کنندگان نے ان روایتوں کو جمع کیا اور مرتب کیا وہ روح القدس کے الہام کے تحت سے صرف اس بات کے لئے فکر مند اور مشتاق تھے کہ اُس زمانے کے لوگ اُن سب باتوں کو بھول نہ جائیں جو خدا نے اُن کے لئے کی تھیں۔

الوہیم نامی روایت :-

جس وقت اسرائیل کے جنوبی حصے میں "ی" روایت تیار ہو رہی تھی اُس وقت جو لوگ شمال میں رہتے تھے وہ بھی خُدا اور عہد کے بارے میں اپنی کہانیاں سُنایا اور لکھا کرتے تھے۔ "ی" کے قریباً دو سو سال بعد یعنی ۷۵۰ ق م کے قریب شمالی روایت تحریری صورت میں جمع ہو چکی تھی۔ آجکل اِسے "ا" روایت کہتے ہیں کیونکہ اس میں خُدا کے لئے عبرانی لفظ اِلوہیم استعمال کیا گیا ہے۔ اِلوہیم کا اُردو ترجمہ خدا ہے۔ مگر یہوہ (   ) خُدا کا ذاتی یا شخصی نام ہے اور اس کا ترجمہ خُداوند کیا گیا ہے اور یہوہِ الوہیم کا ترجمہ خُداوند خُدا ہے۔

"ا" روایت کے مجموعے کو اِلوہیم نامہ کہتے ہیں۔ اس کو "ا" روایت اس لئے کہتے ہیں کیونکہ اِلوہیم نامہ کا پہلا حرف "ا" ہے "ا" روایت میں حضرت ابراہیم اور اُس کے بعد کے وقت کے واقعات

لکھے ہوئے ہیں۔ اس میں حضرت آدم اور حضرت نوحؑ کے بارے میں کوئی بات پائی نہیں جاتی۔ ۷۲۱ ق م میں اشور نے شمالی سلطنت یعنی دس قبیلوں والی اسرائیلی سلطنت کو فتح کر لیا اس سلطنت کا نام اسرائیل تھا۔ اور یہوداہ اور بنیامین کے دو قبیلوں کی سلطنت کا نام یہوداہ تھا اشوری سلطنت کے شمالی سلطنت اسرائیل کو فتح کر لینے کے بعد شمال کے کچھ محرّر اور کاہن اپنی کتابیں لے کر یہوداہ میں بھاگ گئے یہاں کچھ عرصے کے بعد "ی" اور "ا" کی روایات کو ملا جُلا کر ایک تذکرہ بنا دیا گیا۔ اس کو "ی ا" کہتے ہیں آجکل اس مخلوط روایت کو عہدِ عتیق کی پہلی پانچ کتابوں میں پڑھا جا سکتا ہے خاص کر تکوین اور خروج میں۔

ثانوی شریعت نامی روایت :-

جس وقت "ا" یا اِلوہیم نامہ کی روایت تیار ہو رہی تھی اُس وقت شمالی سلطنت میں ایک اور روایت بھی تیار ہو رہی تھی اُس کا نام ثانوی شریعت کی روایت ہے۔ آسانی کی خاطر اسے صرف "ث" کہتے ہیں۔ ثانوی شریعت کو اِستثنا اور تثنیہ شرع بھی کہتے ہیں۔ ثانوی شریعت کا پہلا حرف "ث" ہے۔ اس لئے اس روایت کو "ث" کہتے ہیں۔

ثانوی شریعت کے معنی دوسری شریعت ہیں۔ شریعت ثانی سینائی عہد اور شریعت کے دئے جانے کے دوسرے بیان کا نام ہے۔ نئے اوقات اور نئے حالات میں حضرت موسیٰ کی

شریعت میں ایزادیوں کی ضرورت تھی جو فی الحقیقت سابقہ احکامِ الٰہی کو کام میں لانا تھا۔ لاوی کے قبیلے کے کاہن جو شمالی سلطنت میں شکم کی قربانگاہ کی خدمت بجالاتے تھے۔ وہ آہستہ آہستہ اُن قوانین کو ضبطِ تحریر میں لائے جن پر اسرائیل کو عمل پیرا ہونا ہوتا تھا۔ اُس میں اُن کو یہ یاد دلایا گیا تھا کہ خُدا اُن کی تبھی حفاظت کرے گا جبکہ وہ اُس کی شریعت پر عمل کریں گے۔

انعام کا یہ وعدہ لوگوں کے لئے بہت اہمیت رکھتا تھا۔ اور "ث" روایت اس بات کو بار بار بیان کرتی ہے۔ حضرت موسیٰ نے یردن کے پاس مرنے سے کچھ عرصہ پہلے احکام اور قوانین کے اس مجموعے کو الوداعی خطبہ کی صورت میں بیان کیا مُصنّفین اس بات کی کوشش نہیں کرتے تھے کہ اپنے زمانے کے لوگوں کو بتائیں کہ ان میں سے بعض احکام اور قوانین نئے حالات کے مطابق نئے ہیں۔ وہ لوگ یہ خیال نہیں کرتے تھے کہ یہ سب باتیں حضرت موسیٰ ہی نے کہی تھیں۔ ہر شخص اس بات کو سمجھتا تھا کہ اگر حضرت موسیٰ اُن کے زمانے میں موجود ہوتا تو وہ بھی وہی قوانین بناتا جو نئے حالات میں بنائے گئے تھے۔ اور بنائے جاتے تھے نئے احکام اور قوانین حضرت موسیٰ ہی کے دل و دماغ کی تصویر اور تفسیر تھی اور اُس کی شریعت کا نہایت موزوں ارتقا تھا پس اگر وہ نئے حالات والے زمانے میں ہوتا تو وہ وہی قوانین بناتا جو اُس سے منسوب کئے گئے ہیں اور اگر اُس زمانے کے اُس کے ساتھی اور شاگرد اُن قوانین کو بناتے تو وہ اُنہیں پسند اور منظور کرتا۔ اس

سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ثانوی شریعت کا نام جو شریعت کا دوبارہ دیا جانا ہے بہت خوب اور موزوں نام ہے۔

وہ طوامیر جن پر "ث" روایت لکھی ہوئی تھی وہ جنوب میں یعنی سلطنتِ یہوداہ میں اُس وقت لائے گئے تھے جبکہ وہاں "د" روایت لائی گئی تھی۔ شمالی سلطنت کے خاتمہ کے بعد "ث" روایت کی تحاریر یروشلیم کے کاہنوں کے سپرد کر دی گئیں اور اُنہوں نے اُن تحاریر کو ہیکل میں محفوظ کر دیا۔ آجکل کے عُلما یہ تسلیم کرتے ہیں کہ یہی تحاریر شریعت کی وہ کتاب تھی جو ۶۲۱ ق م میں یعنی شمالی سلطنت کے خاتمے کے ایک سو سال بعد یوشیاہ کے عہدِ حکومت میں ہیکل میں ملی تھی۔ اُس نے خُدا کے وعدوں اور وعیدوں کو پڑھ کر یہوداہ کے لوگوں سے سینائی عہد کی شاندار تجدید کرائی۔

یہ "ث" تحاریر قریبًا ایک سو سال کے عرصے کے لئے ہیکل میں محفوظ رہیں اور اُس وقت ملیں جب یوشیاہ نے یہ حکم دیا کہ ہیکل کو ہر اُس چیز سے صاف کر دو جو بتوں کی پرستش کیلئے استعمال میں آتی رہتی ہے۔ جب ہیکل کے ہر کونے کھدرے کی صفائی کی جا رہی تھی تو اُس وقت "ث" روایت کی کتاب یعنی شریعت کی کتاب مل گئی۔ اُن طوامیر کے مِل جانے سے ہمیں اس بات کا پتہ چل جاتا ہے۔ اور یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ رُوح القدس خُدا کی کتاب کی نگرانی کرتا تھا۔ اور اُس نے اہلِ خدا کی ہدایت کے لئے اسے محفوظ رکھا۔

۵۹۸ء ق م میں جب بابلیوں نے یہوداہ کو فتح کر لیا تو وہ

ملک کی اعلیٰ درجہ کی رعایا کو اسیر کر کے لے گئے۔ اُن میں بہت زیادہ پڑھے لکھے اشخاص یعنی کاہن بھی شامل تھے جو مُقدّس نوشتوں کو پڑھ سکتے اور لکھ بھی سکتے تھے۔ وہ تھوڑا تھوڑا سامان جس کے بابل لے جانے کی اُنہیں اجازت دی گئی اُس میں سب سے قیمتی چیزیں وہ تو امیر تھے جن میں وہ مُقدّس تحریریں لکھی ہوئی تھیں۔ جن کا بیان ہو چکا ہے۔ جب وہ بیگانے مُلک میں نرالی نئی زندگی کے کسی قدر عادی ہو گئے تو وہ اپنی تحاریر کی طرف متوجہ ہوئے اور اُن مُقدّس روایات پر غور کرنا شروع کیا۔ جنہیں اُنہوں نے اپنے باپ دادا سے حاصل کیا تھا۔ وہ یہ سوال کرنے لگے ہماری نہایت شدید زندگی کی غرض و غایت کیا ہے خدا نے [illegible] ساتھ ایسے کیوں ہونے دیا ہے۔ کیا یہ ہمارے قصُور سے واقع ہوا ہے؟ چونکہ وہ تحاریر کا مطالعہ کرتے تھے اس لئے اُنہوں نے وہ مسالہ جمع کرنا شروع کر دیا۔ جو خاص خاص مضامین کے بارے میں تھا اور یوں انہوں نے ترتیب دینے اور تدوین کرنے والوں کی حیثیت سے کام کیا۔

علما کا پورا پورا یقین ہے کہ ملوک یا سلاطین کی دوسری کتاب بابلی جلاوطنی کے زمانے میں ۵۵۰ ق م کے قریب لکھی گئی تھی۔ اشعیا نبی کی کتاب کا دوسرا حصہ جس کا نام تسلی نامہ ہے اور جسے اشعیائے ثانی بھی کہتے ہیں۔ جو چالیسویں باب کے شروع سے پچپنویں باب کے آخر تک ہے۔ جلاوطنی کے زمانے کی تصنیف ہے۔ تثنیہ شرع کی

کتاب بھی قریباً اُسی وقت تکمیل کو پہنچی تھی۔ جمنیا کی کونسل کا ایک اصُول یہ تھا کہ اِلہامی کتاب وہ ہو سکتی ہے جو فلسطین میں لکھی گئی ہو۔ لیکن متذکرہ بالا کتابیں بابلی جلاوطنی کے دوران میں کالدیہ میں لکھی گئی تھیں پس جمنیا کی کونسل کا یہ اصول باطل ثابت ہوا کہ وہی کتاب الہامی ہو سکتی ہے جو فلسطین میں لکھی گئی ہو۔ جب ساری "ش" روایات نے آخری تحریری صورت اختیار کی۔ اُس وقت قدیم ترین "ش" روایات قریباً آٹھ نو سو سال کی تھیں۔

کہانت کی روایت :۔

کاہن مُقدّس تحاریر کو صرف جمع ہی نہیں کرتے تھے وہ اپنی خاص روایت کے نقطۂ نگاہ سے اُن کا مطالعہ بھی کرتے تھے جب حضرت داؤد ہارون کے خاندان کے کاہنوں کو اپنے شہر یروشلیم میں لایا تاکہ وہ عبادت کے کام کو سرانجام دیا کریں۔ وہ اس سے بھی پہلے اپنی روایات کو ترقی دے رہے تھے اگرچہ وہ شمال کی مُقدّس جگہوں کے کاہنوں کی طرح موسیٰ کی شریعت کے پیرو تھے لیکن عہد اور جن قربانیوں کو وہ نذر گزرانتے تھے اُن کے بارے میں اُنکا خاص اور ذاتی نکتۂ نگاہ تھا۔

جلاوطنی کے زمانے تک اُنہیں دوسری تین قسم کی روایتوں کی تحاریر مل چکی ہوئی تھیں یعنی "ی" "او" "ش" اور ان کے ساتھ وہ اپنا مجموعہ شامل کرنے کے لئے تیار تھے اُن کا مجموعہ کہانت کی روایت تھا۔ اس کا نام کہانت نامہ ہے کہانت نامہ کا پہلا حرف

تی" ہے اس لئے اس کو ک" کہتے ہیں گو وہ جلاوطنی کے دوران میں پڑھا اور لکھا کرتے تھے لیکن جلاوطنی کے خاتمے کے ایک سو سال سے بھی زیادہ عرصے کے بعد کاہن اور کاتب توریت کو جو کہ پرانے عہدنامے کی پہلی پانچ کتابوں پر مشتمل ہے اُس کی آخری صورت میں لائے۔ توریت کا اپنی آخری صورت میں لایا جانا یعنی موجودہ صورت میں لایا جانا سنہ ۴۵۰ ق م اور سنہ ۴۰۰ ق م کے درمیان وقوع میں آیا تھا پس عہدِ عتیق کی پہلی پانچ کتابیں جو توریت کہلاتی ہیں۔ ان کی تصنیف بیابان میں حضرت موسٰی سے شروع ہوئی تھی۔ لیکن اس کی روایات کے مختلف مجموعے آٹھ نو سو سال کے عرصے میں آخری صورت میں آئے تھے۔

تنقید اعلٰی کے چند نتائج :-

پہلے یہ سمجھا جاتا تھا کہ زبور کی کتاب حضرت داؤد کی تصنیف ہے۔ اور کثیر زبور حضرت داؤد کے ہیں۔ لیکن اب یہ معلوم ہوا ہے کہ شاید صرف چند ایک زبور حضرت داؤد کے ہیں باقی کے اور شاعر نبیوں کے ہیں۔ یہ کتاب آٹھ نو سو سال کے گیتوں کا مجموعہ ہے بابلی جلاوطنی کے زمانے کے اور بابلی جلاوطنی کے زمانے سے بعد کے اور مکابیوں کے زمانے تک کے زبور اس میں پائے جاتے ہیں۔

اشعیا کی کتاب کو پہلے ایک ہی کتاب سمجھا جاتا ہے۔ لیکن تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ یہ کم از کم دو یا تین کتابوں کا مجموعہ ہے

ایک حصہ اشعیا کا ہے۔ لیکن کتاب کا بڑا حصہ بابلی جلاوطنی کا اور اُس کا کچھ حصہ بابلی جلاوطنی کے اختتام کے بعد کا ہے۔ پہلے باب سے اُنتالیسویں باب تک پہلا حصہ ہے اس کو شعیائے اوّل کہتے ہیں چالیسویں باب کے شروع سے پچپنویں باب کے آخر تک دوسرا حصہ ہے اور اس کو شعیائے ثانی۔ کہتے ہیں یعنی دوسرا اشعیا اور چھپنویں باب سے چھیاسٹھویں باب کے آخر تک تیسرا حصہ ہے اور اس کو شعیائے ثالث یا تیسرا اشعیا کہتے ہیں اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اشعیا نام کے تین نبی ہوئے ہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اشعیا کی کتاب کے تین خاص حصے ہیں جن کے متعدد اور مختلف مُصنفین ہیں۔

دانی ایل کی کتاب نبوی نہیں بلکہ مکاشفائی ہے اور یہ بابلی جلاوطنی کے زمانے کی نہیں بلکہ مکابی زمانے کی ہے۔

علما کہتے ہیں کہ روت کی کتاب سنہ ۳۰۰ ق م کے قریب لکھی گئی تھی۔ ۱ - ۲ تواریخ (اخبار)۔ عزرا نحمیاہ اور ایوب سنہ ۲۵۰ ق م کے قریب لکھی گئیں۔ اور استیر اور وعظ کی کتابیں سنہ ۲۵۰ ق م کے قریب لکھی گئیں۔ تواریخ کی کتابیں۔ عزرا نحمیاہ۔ ایوب۔ استیر۔ وعظ اور دانی ایل وغیرہ عزرا کے زمانے کے بعد کی تصانیف ہیں پس جمنیا کی کونسل کا یہ اصول بھی باطل ہے کہ الہامی کتاب وہی ہوسکتی ہے جو عزرا سے پہلے کی اور اُس کے وقت تک کی ہو اور اُس کونسل کا تیسرا اصول یہ تھا کہ الہامی کتاب پہلے پہل ضرور عبرانی میں لکھی جانا چاہیئے۔ یعنی صرف عبرانی میں لکھی ہوئی کتابیں ہی الہامی ہوسکتی ہیں

لیکن یہ اصول بھی باطل ہے کیونکہ عزرا ۴ : ۸تا ۶ : ۱۸ اور ۷ : ۱۲-۲۶ یرمیاہ ۱۰ : ۱۱ اور دانی ایل ۲ : ۴ تا ۷ : ۲۸ عبرانی میں نہیں بلکہ آرامی میں ہیں لہذا اُس کونسل کا تیسرا اصول بھی باطل ثابت ہوا۔

تنقیدِ اعلٰے سے جو نتائج بیان کئے گئے ہیں ان کے بارے میں بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ نتائج معجزات کو نہ ماننے کے سبب سے ہیں۔ لیکن یہ بات درست نہیں ہے کیونکہ چوٹی کے کیتھولک اور پراٹسٹنٹ علما مندرجہ بالا باتوں کو مانتے ہیں لیکن وہ معجزات کے منکر نہیں بلکہ معتقد ہیں اور راسخ الاعتقاد مسیحی ہیں اور مسیحی مذہب کو یقیناً سچا مذہب مانتے ہیں۔

خُداوند کے کلمات :-

عہدِ جدید کے بارے میں اختلاف رائے قدرے کم نمایاں ہے عام طور پر یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ اناجیلِ اربعہ میں سے جو انجیل سب سے پہلے لکھی گئی وہ مرقس کی انجیل ہے اور پہلی اور تیسری اناجیل کو تیار کرنے میں مرقس کی انجیل استعمال کی گئی تھی یعنی مُقدس متی اور مُقدس لُوقا نے اپنی اپنی انجیل لکھتے وقت انجیلِ مرقس کو استعمال کیا تھا۔

مُقدّس متی اور مقدس لُوقا نے اپنی اپنی انجیل کو تیار کرتے وقت ایک اور کتاب کو بھی استعمال کیا تھا وہ خُداوند کی تعلیم یا خُداوند کے کلمات کی کتاب تھی۔ اُس کتاب کو "کیو" کہتے ہیں جس سے کلمات مراد ہے۔ اس کے بارے میں عُلما کی رائے یہ ہے کہ یہ کتاب

مُقدّس متی نے آرامی زبان میں لکھی تھی۔ یہ مُقدّس متی کی آرامی انجیل تھی۔

اس کتاب میں خُداوند کا کلام ہی کلام تھا اس کتاب کا بہت بڑا حصہ متی کی موجودہ یونانی انجیل میں نقل کر لیا گیا۔ متی کی انجیل کا پانچواں چھٹا اور ساتواں۔ دسواں۔ تیرھواں۔ تیئیسواں۔ چوبیسواں اور پچیسواں باب اسی کلمات کی کتاب سے ماخوذ ہیں۔ لُوقا کی انجیل میں بھی تعلیمی حصص اِسی کتاب سے لئے ہوئے ہیں اور متی اور لُوقا میں غالباً یہ ساری کتاب نقل کر لی گئی تھی اس لئے اس کی ضرورت نہ رہی اور آرامی میں ہونے کے باعث غیر قوم مسیحیوں کے استعمال میں نہیں آتی تھی اس کے تھوڑے بہت یونانی میں ترجمے بھی ہو چکے ہوئے تھے۔ لہذا یہ آہستہ آہستہ ناپید ہو گئی اور جو کچھ اس میں تھا وہ اب متی اور لوقا کی اناجیل میں پایا جاتا ہے۔

مرقس کی انجیل اور کلمات نامہ کے علاوہ مُقدّس متی اور مُقدّس لُوقا نے ان انجیلوں کو تصنیف کرنے کے۔ بڑے اور ذرائع اور ماخذ کو بھی استعمال کیا۔ یہ عام طور پر تسلیم کیا جاتا ہے کہ کلمات نامہ اور مرقس کی انجیل یروشلیم کی تباہی یعنی ۷۰ء سے پہلے کی تصانیف ہیں اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مسیح کا کام اور کلام اُس کے آسمان پر جانے کے بہت جلد بعد ضبطِ تحریر میں آ گیا حق یہ ہے کہ تینوں اناجیلِ متفقہ یعنی متی مرقس اور لُوقا کی اناجیل یروشلیم کی تباہی سے پہلے لکھی گئی تھیں عہدِ جدید کی صرف چند ایک کتابیں پہلی صدی مسیحی کے آخری سالوں میں لکھی گئی تھیں۔ باقی سب

کتابیں یروشلیم کی تباہی یعنی سنہ ۷۰ء سے پہلے لکھی گئی تھیں۔

بعض عُلما کہتے ہیں کہ متی اور لُوقا کی انجیلیں پہلی صدی مسیحی کے آخری دس سالوں کے شروع یا آخر میں لکھی گئی تھیں۔ لیکن اب بڑے بڑے اور اکثر علما ان اناجیل کی کلیسیائی تاریخ والے تصنیف قبول کرنے لگ گئے ہیں یعنی یہ کہ یہ اناجیل سنہ ۷۰ء سے پہلے لکھی گئی تھیں۔ کئی عُلما یہ کہتے ہیں کہ کلمات کی کتاب اس موجودہ انجیل سے الگ کتاب نہیں تھی۔ بلکہ متی کی اسی موجودہ انجیل ہی کو مُقدّس پاپیاس نے کلمات یا خُداوند کے کلمات کہا ہے۔ اگر کلمات کی کتاب خُداوند مسیح کے صرف کلام پر مشتمل تھی تو مُقدّس متی نے دو کتابیں لکھی تھیں پہلے اُس نے کلمات کی کتاب لکھی جسے اُس نے ارامی زبان میں [illegible] موجودہ انجیل کو لکھا اور اسے اُس نے یونانی زبان میں لکھا۔

مُقدّس لُوقا کی دو کتابیں:۔

مُقدّس لُوقا کی دو کتابیں ہیں انجیلِ سوم اعمالِ رُسل ان دونوں کتابوں کی اندرونی شہادت سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا مُصنّف مُقدّس لُوقا ہے وہ غیر قوم سے مسیحی ہوا تھا۔ وہ یونانی تھا اور اُس کی مادری زبان یونانی تھی۔ وہ اچھا پڑھا لکھا تھا اور طبیب تھا اُس کی دونوں کتابوں میں یہ خصوصیتیں پائی جاتی ہیں کہ اُس کی کتابوں کی یونانی اعلٰے درجے کی ہے۔ اُس نے ان کتابوں میں بیماریوں کے نام وہ لکھے ہیں جو اُس وقت کی یونانی کتبِ طب میں متداول تھے۔

اُس نے اُن کے عوامی نام نہیں لکھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کتابوں کا لکھنے والا کوئی طبیب ہے۔

اعمال کی کتاب میں چند حصے ایسے ہیں جن کو ہم حصے" کہتے ہیں ان حصوں میں مُصنّف ضمیر جمع متکلم "ہم" استعمال کرتا ہے کہ ہم فلاں جگہ گئے۔ ہم فلاں جگہ ٹھہرے۔ فلاں جگہ ہمارے ساتھ یہ ہوا اور ہم نے یہ کیا۔ وہ حصے یہ ہیں اعمال ۱۰:۱۰-۱۶ و ۲۰:۵-۱۵ و ۲۷:۱ تا ۲۸:۱۵۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ مُصنّف پولوس رسول کا ساتھی تھا اور جب ان مقاموں کا مُقدّس پولُوس رسول کے خطوں سے مقابلہ کر کے نتیجہ نکالا جاتا ہے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ "ہم" کہنے والا لُوقا ہے پس اعمال کا مُصنّف لُوقا ہے اور جو اعمال کی کتاب لکھنے والا ہے [illegible] انجیل [illegible] وہ انجیل کو اپنی پہلی کتاب اور رسولوں کے اعمال کو دوسری کتاب کہتا ہے۔

ان دونوں کتابوں کا طرزِ کلام ایک ہے۔ الفاظِ مستعملہ ایک ہیں۔ اور نقطۂ نظر ایک ہے یہ اندرونی شہادت ہے کہ دونوں کتابوں کا مُصنّف ایک ہی ہے مُقدّس پولوس رسول کے خط کلسیوں کے چوتھے باب کی چودھویں آیت میں لکھا ہے کہ لُوقا طبیب ہے۔ ان دونوں کتابوں کی اندرونی شہادت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتابیں کسی طبیب کی لکھی ہوئی ہیں۔ مُقدّس پولوس رسول کے شاگردوں میں جو شخص طبیب تھا وہ لُوقا تھا۔ پس ان کتابوں کا لکھنے والا مُقدّس لُوقا تھا۔ اور بیرونی شہادت یہ ہے کہ کلیسیا کے ابتدائی زمانے سے کلیسیا ان دونوں کتابوں کو مُقدّس لُوقا کی تصنیف

مانتی چلی آئی ہے لہٰذا یہ دونوں کتابیں یقیناً مقدس لوقا کی تصنیف ہیں اور ۷۰ء سے پہلے کی لکھی ہوئی ہیں۔

مقدس متی کی انجیل :-

متی کی انجیل کے بارے میں پاپیاس، ارینیئس، آریجن، پانٹینس اور یوسیبئیس بیان کرتے ہیں کہ یہ انجیل پہلے پہل آرامی میں لکھی گئی تھی اور قدیم کلیسیا کے سترہ بزرگانِ دین کی گواہی ہے کہ انجیل اوّل مقدس متی رسول کی لکھی ہوئی ہے لہٰذا یہ حق ہے کہ انجیلِ اوّل کا مصنف متی ہے نہ کہ اُس کا کوئی نامعلوم شاگرد ہے

مقدس پولوس کے خطوط :-

جرمن نقادبار نے مقدس پولس رسول کے تیرہ خطوط میں سے صرف چار کو مقدس پولس رسول کی تصنیف قبول کیا۔ یعنی رومیوں (باب ۱ سے باب ۱۴ کے آخر تک) پہلے اور دوسرے کرنتھیوں اور گلیتوں کو اور باقی کے نو خطوط کے پولوس تصنیف ہونے سے انکار کیا۔ اُس نے رومیوں کے پندرھویں اور سولہویں بابوں کے بھی مقدس پولوس کی تصنیف ہونے کا انکار کیا مگر اب علما زیادہ تحقیق وتدقیق کے بعد آہستہ آہستہ ان خطوں کو مقدس پولوس کی تصنیف مانتے گئے ہیں۔ اور قریباً سب خطوں کا مقدس کی تصنیف ہونا مان لیا ہے۔ اناجیل کے بارے میں بھی پہلے بہت مابعد کی تاریخہائے تصنیف بتاتے تھے۔ مگر اب اُنہیں تاریخوں کی طرف لوٹ آئے ہیں جو کلیسیا

بتاتی آئی ہے۔

عہدِ جدید کی صداقت کا یہ بڑا معجزا ہے کہ نقادوں نے ایک آدھ کتاب کے سوا سب کتابوں کو پہلی صدی مسیحی کی کتابیں مان لیا ہے۔ اور ان میں سے بہت سی کتابوں کو ۷۰ء سے پہلے کی لکھی ہوئی تسلیم کرلیا ہے اور وہ دن دُور نہیں جب اُن کتابوں کے بارے میں بھی کلیسیائی تاریخہائے تصنیف اور مصنفوں کے بارے میں متفق ہو جائیں گے جن کے بارے میں ابھی متفق نہیں ہیں۔ مقدس پولوس کے تیرہ خطوط میں سے دس خطوط کو قریباً سب نقادوں نے مقدس پولوس کی تصنیف ہونا تسلیم کرلیا ہے اور اب زیادہ مخالفانہ بحث چوپانی خطوط کے بارے میں ہے چوپانی خطوط تین ہیں دو تیموتاؤس کے نام، اور ایک طیطس کے نام ہے۔ ان تین خطوط کو [illegible] بھی بہت سے نقاد مقدس پولوس کی تصنیف نہیں مانتے مگر ان کے بارے میں بھی اب اُنکی رائے میں تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے اور ان خطوط کو بھی مقدس پولوس کے خطوط ماننے کی طرف نقادوں کا میلان ہوتا جاتا ہے۔ عبرانیوں کے خط کے بارے میں سب کہتے ہیں کہ یہ مقدس پولوس رسول کا نہیں ہے اور یہ خط بذاتِ خود بھی مقدس پولوس کی تصنیف ہونے کا دعویٰ نہیں کرتا۔ اس خط کے شروع یا آخر میں کہیں نہیں لکھا کہ یہ پولوس کا خط ہے۔

چوتھی انجیل کا مصنف :-

چوتھی انجیل کے بارے میں نقادوں کی راؤں میں سخت اختلاف پایا جاتا ہے۔ بہت سے اعلیٰ درجے کے علما اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ یہ انجیل مقدس یوحنا رسول کی تصنیف ہے اس انجیل کے مقدس یوحنا رسول کی تصنیف ہونے کے بارے میں جس قدر بیرونی شہادت ہے شائد عہدِ جدید کی کسی اور کتاب کے بارے میں اتنی اور ایسی پُرزور بیرونی شہادت نہیں ہے اس کے بارے میں بیرونی شہادت بہت کثیر اور بہت مضبوط ہے

بہت سے نقاد ایسے ہیں جو اس انجیل کے مقدس یوحنا رسول کی تصنیف ہونے کا سخت انکار کرتے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ مقدس یوحنا رسول کے ایک شاگرد کا نام بھی یوحنا تھا اور یہ انجیل اسی یوحنا کی لکھی ہوئی ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ ایک یوحنا یروشلیمی تھا یہ انجیل یروشلیم کے اس یوحنا کی تصنیف ہے۔

بہت سے علما کہتے ہیں کہ انجیلِ چہارم پہلی صدی کے آخر یا دوسری صدی کے شروع میں لکھی گئی تھی اور لطف کی بات یہ ہے کہ اس انجیل کے بعض تاریخی واقعات اور اس کی بعض تعلیمی باتوں کو جو اس انجیل میں مندرج ہیں اُنہیں حد سے بڑھے ہوئے نقاد بھی دوسری اناجیل کی باتوں پر بلحاظِ اعتبار ترجیح دیتے ہیں۔ یعنی اس انجیل کے بعض واقعات اور بعض تعالیم کو زیادہ صحیح اور معتبر سمجھتے ہیں۔ اس انجیل پر علما کی بحث ابھی جاری ہے۔

مقدس پطرس کا دوسرا خط :-

چودہ خطوط کے علاوہ جو دوسرے سات خطوط ہیں اُن کے بارے میں بھی بحث اسی طرح جاری ہے بعض ان کو اصلی تسلیم کرتے ہیں۔ اور بعض ان میں سے بعض کے بارے میں شک کرتے ہیں۔ یا انکار کرتے ہیں۔ عہدِ جدید کی کتابوں میں سے بعض کے بارے میں زبردست شہادت موجود ہے اور بعض کے بارے میں نسبتاً کم شہادت ہے لیکن عہدِ جدید کی جس کتاب کے بارے میں نقاد کہتے ہیں کہ کمزور ترین شہادت ہے وہ مقدس پطرس کا دوسرا خط ہے۔ اس خط کے بارے میں بیرونی شہادت درج ذیل ہے۔

آریجن اُس بحث کا ذکر کرتا ہے جو اس خط کے بارے میں تھی لیکن اسے مقدس کتابوں کے قانون میں شمار کرتا ہے بشپ فرمیلیئن آریجن کا ہم عصر تھا۔ اس نے مقدس سپریئن کو ایک خط لکھا جس میں بیان کرتا ہے کہ مقدس پطرس نے بدعتیوں کے خلاف ایک خط لکھا۔ مقدس پطرس کے نام کا جو خط بدعتیوں کے خلاف ہے وہ مقدس پطرس کا دوسرا خط ہی ہو سکتا ہے مقدس اتھاناسیئس اس خط میں سے دو دفعہ اقتباس کرتا ہے آرلیمپس کا بشپ میتھوڈیئس انطاکیہ کا تھیوفیلس اور مقدس باسل اس خط سے اقتباس کرتے ہیں۔ یوسیبیئس تاریخِ کلیسیا میں بیان کرتا ہے کہ کلیمنٹ اسکندروی نے ساتوں کے ساتوں خطوطِ عام

کی تفسیر لکھی تھی۔ سات خطوطِ عام میں سے ایک ۲۔ پطرس ہے۔

عہدِ جدید کی مقدس کتابوں کا جو قانون مقدس اتھاناسیئس اور یروشلیم کے سِرل نے بیان کیا ہے اُس قانون میں یہ خط بھی پایا جاتا ہے۔ قلمی نسخہ کلاروماتنانس اور نسخہ ماسن میں یہ خط پایا جاتا ہے۔ لاؤ ڈیکیہ اور کارتھیج کی کونسلوں نے اور پوپ داماسس اور پوپ انوسنٹ اوّل نے اس کا قانون ہونا تسلیم کیا ہے اور مقدس جیروم ساتوں خطوطِ عام کو قانونی اور الہامی مانتا ہے اس خط کی اندرونی شہادت کے بارے میں مخالف نقاد بہت مبالغے سے کام لیتے ہیں۔ اندرونی شہادت سے بھی یقینی طور پر یہ ثابت نہیں ہوتا کہ یہ خط مقدس پطرس کا نہیں ہے اس خط کے بارے میں بیرونی اور اندرونی شہادت اس قدر کافی ہے کہ یہ خط بالضرور قانونی اور الہامی ہے۔

مکاشفہ کی کتاب :-

یوحنا کے مکاشفہ کی کتاب بہت مشکل کتاب ہے اگر اس کے مشکل مطالب کو سمجھ لیں تو یہ کتاب نہایت اطمینان بخش تسلی دِہ کتاب ہے۔ عام نقادوں کی رائے یہ ہے کہ یہ کتاب انجیلِ چہارم کے مصنف کی تصنیف نہیں ہے لیکن اُن کی یہ رائے بیرونی شہادت کے خلاف ہے اس کتاب کے بارے میں بیرونی شہادت بڑی زبردست ہے اور وہ یہ ہے کہ بیرونی شہادت سے یہ یقینی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ اس

کا مصنف مقدس یوحنا رسول ہے۔

بیرونی شہادت جو قدیم ترین ہے۔ وہ مقدس جسٹن کی ہے طریفو سے مکالمہ نامی کتاب میں یہ شہادت پائی جاتی ہے دوسری گواہی سارڈس کے بشپ مقدس میلیٹو کی ہے تیسری گواہی مقدس ارینیئس کی ہے یہ تینوں دوسری صدی مسیحی کے گواہ ہیں۔ رومن کلیسیا کے مُوراتوری قانون میں یہ کتاب پائی جاتی ہے۔ شمالی افریقہ میں طرطولیئن نے اور اسکندریہ میں آریجن اور کلیمنٹ نے اسے قانونی تسلیم کیا مقدس ہپولیٹس نے اٹلی میں اور مقدس تھیوفلس نے انطاکیہ میں اسے تسلیم کیا شامی ترجمہ پشیطو میں یہ شروع ہی سے پائی جاتی تھی اور پرانے لاطینی ترجمے میں بھی یہ کتاب پائی جاتی تھی۔ اور بیرونی شہادت کے علاوہ اندرونی شہادت سے بھی [illegible] کا بیٹا تھا یعنی مقدس یوحنا رسول کی تصنیف ہے۔

اِس کتاب کی موجودہ صورت قیصر دومشیان کے عہد کی تصنیف ہے۔ اور یہ پہلی صدی مسیحی کے آخری دس سالوں میں لکھی گئی تھی۔ سب علما اس بات کے بارے میں متفق ہیں کہ وہ ایذارسانی جو رومن حکومت کی طرف سے مسیحی کلیسیا کی ہوئی تھی اُس ایذارسانی کے باعث یہ کتاب لکھی گئی تھی۔ حیوان سے رومن قیصر یعنی نیرو مُراد ہے اور نیرو سے نیرو ثانی یعنی پھر زندہ ہو کر آجانے والا نیرو مُراد ہے اور پھر زندہ ہو کر آنے والے نیرو سے دومشیان مُراد ہے۔

کتاب دومشیان والی ایذا رسانی کے بارے میں ہے اور اُسی ایذا رسانی کے باعث ضبطِ تحریر میں لائی گئی تھی۔ دومشیان نیرو زندہ ہو کر نہیں آیا تھا لیکن اپنی ظالمانہ فطرت کے لحاظ سے ایسا تھا کہ جیسے نیرو پھر آگیا ہے اور اُس نے پھر آ کر پہلے جیسے ظلم و ستم ڈھانے شروع کر دئے ہیں۔

بعض عُلما یہ کہتے ہیں کہ اس کتاب میں ایسا مواد بھی شامل کیا گیا ہے جو یروشلیم کی تباہی سے پہلے یعنی ۷۰ء سے پہلے لکھا گیا تھا۔ عُلما اس کتاب کو بھی رسولی زمانے کی کتاب تسلیم کرتے ہیں اور کلیسیا اس کے قانونی اور الہامی ہونے کو تسلیم کرتی اور اس کو قانونی اور الہامی ماننے کی تعلیم دیتی ہے۔

نتیجہ:۔

علمائے تنقیدِ اعلےٰ عہدِ جدید کی کسی ایک کتاب کو بھی غیر قانونی اور غیر الہامی ثابت نہیں کر سکے برعکس اسکے اُن میں سے ان کتابوں کے رسولی زمانے کی ہونے اور رسولوں اور اُن کے شاگردوں کی تصنیف ہونے کو تسلیم کرتے جاتے ہیں

کتابیات

کتاب	مصنف
۱۔ اثمارِ شیریں	ایک عربی کتاب کا ترجمہ
۲۔ عبد المسیح ولد اسحاق کندی	ایک عربی کتاب کا ترجمہ
۳۔ میزان الحق	پادری فانڈر صاحب
۴۔ اعتراض المسلمین	پادری ٹزڈل صاحب
۵۔ حقائق بائیبل مقدس	پال ارنسٹ
۶۔ ہماری کتب مقدسہ	جی۔ٹی منیلی
۷۔ پرانے عہدنامے کی کتابوں کا دیباچہ	ٹی۔ایل سکاٹ
۸۔ پاک کلام کے منظومی حصے	ٹی۔ایل سکاٹ
۹۔ کتاب بہ کتاب بائیبل کا مختصر مطالعہ	ڈیجے۔گڈی
۱۰۔ جغرافیہ بائیبل	یوحنا خاں
۱۱۔ [illegible]	ڈاکٹر [illegible]
۱۲۔ صحت کتبِ مقدسہ	برکت اللہ
۱۳۔ نیاز نامہ	مولوی صفدر علی
۱۴۔ موسوی شریعت	ڈاکٹر کے ایل ناصر
۱۵۔ زندۂ جاوید بائیبل جاوید	اکبر مسیح
۱۶۔ تاریخ بائیبل	ولیم جی بلیکی
۱۷۔ بائیبل کے زمانے کے دستور و رسوم	کے۔ایل ناصر
۱۸۔ اناجیل اربعہ اور آثارِ قدیمہ	عمانوئیل ناصر
۱۹۔ نقشِ قدم	فادر عمانوئیل عاصی